Title – LAONI BANARASI

Creator – SRI Mat Kashi Gir Banarasi Param Hans.

Publisher – Matba Munshi Nawal Kishore (Kanpur).

Date – 1884.

Pages – 106.

Subjects –

لاونی بنارسی

ارتھات مرہٹی خیال

سری مت کاشی گر بنارسی پرم ہنس نے دیوتا اور دیوون کی استت کر کے

برہم کی اوپاسنا برہم گیان اوپدیس

اور بہگتون کے گیان کی ڈرڑھتا کے ہیت سری کرشن چندر پربرہم کی بال کریڑا کا برنن

اردو اور بہاکہا ات للت خیالون مین کیا ہے

وہی

ات اوتم برنون مین لکہا سے اور جہتا آ چپتات پرشدہ سے شدہ کر لیے

استھان کانپور

مطبع منشی نول کشور مین چہاپی گئی

سنہ ۱۸۸۴ع

کوئی اسکو لاونی کہتے ہین اور کوئی مرہٹی اور خیال کہتے ہین اصل مین اسکا بنانا اور گانا دکن سے شروع ہوا اور
اسکے دو مصنف ہوئے ایک کا نام تکن گر اور دوسرے کا نام شاہ علی تھا انھون نے دو دستے ٹھہرائے
طرہ اور کلغی تکن گر طرہ کو بڑا کہتے تھے اور شاہ علی کلغی کو بڑا کہتے تھے آپس مین فسادات کیا کرتے تھے
اور اپنا اپنا دست انھون نے چلایا یہانتک کہ آج تک اس دست والے بہت سے لوگ اس
وقت مین بھی بناتے گاتے ہین اُسمین پڑھے لکھے بھی ہین لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ گالی ہی گفتا
بکتے ہین یہانتک کہ آپس مین لڑتے بھی ہین اسی سبب سے اسکو کوئی بھلا آدمی پسند نہین کرتا ہے اور مین بھی اسی
شوق مین ایام طفلی سے مشغول تھا جب الیشور نے میرے اوپر اپنی کرپا کی تو اس پاپ سے مجکو
چھڑایا اور فقیر بنایا اپنا جلوہ مجکو دکھایا اُسکو دیکھتے ہی وہ مستی کا عالم ہوا کہ مضمون عالی عالی نظر
آنے لگے تو مین نے اپنے دل مین یہہ بچار کیا کہ تو اسی لاونی سے بھگوت آرادھنا کر تو دو بولی مین
مین نے عشق معرفت مطلب توحید اور ہندی مین اُپاسنا برہم گیان کو کہا اس واسطے کہ جو کوئی
اسکے اصل مطالب کو پاویگا وہ جیتے ہی جی اُسمین ملجاویگا اور وہ ہی الیشر میرے دل مین بیٹھکے یہ
سب باتین بناتا ہے مین کچھ پڑھا لکھا نہین لیکن جو اسکے مضمون کو سنتے ہین وہ جاے تعجب سمجھتے ہین
اور پسند کرتے ہین اسی سبب سے مین نے تھوڑی سی لاونی چھپوائی ہین کہ جسمین سب امیر و غریب پڑھین
اور اسکو سمجھین جو کوئی اسکو اپنی طبیعت لگاکے پڑھیگا تو اسکا بھلا ہوگا +

دوہری

جو کتنا ہم کرے وہ دکھ سہتا ہے
جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے

سری مت کاشی گر بنارسی پرمہنس عاشق حقانی

چھن پاپ سے نیاری ہو کے لاکھون پارس بنا لیجے　　　　　فقر نام کے فیروزے پر جگنون کے من بھائیے

۵۴
من کا منکا پھیر رہین من مین شیام شیام کہہ کے سمرن
ہیت کا ہیرا خریدین جسکا نہین کچھ مول وزن

جنے اب اس لکو جوہر کیا ہی سبہہ ہی سچا دانا　　　　　وہی ہی جوہری کہ جسنے لیے دل کو بہایا
اس کے بیچ مین سب کی کان ہی مالک ملک کا خزانا　　　　　کہین تھی سنگھہ وہی مالک جسکا کل زمانا

بنارسی سے دل پر کھائی لاکھ وضع کے لگائے گھن
ہیت کا ہیرا خریدین جسکا نہین کچھ مول وزن

دیگر

۵۱
جوگی ہوئے جو سکل مین تھیے دیکھے دشمن دوار کو وہ
کارج کرے جگت کی سب اور لکھے الکھ کرتار کو وہ

ناچے گاوے گال بجاوے دھیان آتما مین دھر کے　　　　　سب مین ہے اور سب مین نیارا اور ان ہوئے جوگ کر کے
نر بھے ہو کے بچرے نندن کبھون نہین چلے ڈر کے　　　　　اپنے آپ مین آپ کو دیکھو دھن بھاگ انہین واہ کے

۵۲
جب وہ کا یا تیاگے تب پھر پہونچے پرلے پار کو وہ
کارج کرے جگت کے سب اور لکھے الکھ کرتار کو وہ

پر ستن جیت اور بدھی نرمل کرم اکرم نہ کچھ جانے　　　　　دویت بھاؤ سے الگ ہے اوویت گیان بکھانے
سمدرشی اور سدھ سماوھی اپنے کو آپی مانے　　　　　جیو برہم مین ایک بھاؤ کر اپنے من مین پہچانے

۵۳
کبھو بھی بھار اوتارن کارن دھرے آپ اوتار کو وہ
کارج کرے جگت کے سب اور لکھے الکھ کرتار کو وہ

ترگن کو جیتے اور چوتھے پد پر اپنی کرے گتی　　　　　سنپورن سرشٹ کو بھوگ کرے وہی بنوالی جتی
چرا چر مین اپنے آپ کو دیکھے اسکی ہوے گتی　　　　　آپی پتا اور آپی پوتر ہے آپی استری آپ پتی

۵۴
چاہے کرے وہ پرلے اور چاہے رچے سکل سنسار کو وہ
کارج کرے جگت کے سب اور لکھے الکھ کرتار کو وہ

چھن پاپ سے الگ ہے دکھ سکھ کا نہین سچا پرکرے　　　　　برہم گیان کی جیر چاہ لینے پکھ سے بار بنارکر

آتم درشی ہوئے تو آپ ہے سب کل کا اُدّھار کرے — بنارسی یہہ کہے وہ جو چاہے سو آپ کرتار کرے

چاہے کرے وہ ترپید اور چاہے بناوے نار کو وہ
کارج کرے جگت کے سب اور سب الکہ کرتا کو وہ

دیگر

ملہ
کال بلی سے لڑے کشتی جیتین جگت مین سادھو سنت
اُنکے داؤنکا کسی نے آج تلک نہین پایا انت

باندھ لنگوٹا سیتے جب نادری کبھی نہ دیکھی پر ناری — غم کے پیچ و خم کرین جب چڑھے بدن پر تیاری
کام کرودھ لوبھ موہ ان پانچون کی کشتی ماری — کال کے اوپر جا کے اپنی باندھی اسواری

ملہ
من کو کیا مرید ہیچ ستیار سے اسکے تین انت
اُنکے داؤنکا کسی نے آج تلک نہین پایا انت

رام نام کی کثرت سے جب ہوا بدن مین زور بڑا — اور کیا بہت آسان ہوا اُنکی کشتی کا شور بڑا
پہلوان ہو وہی جگت مین جو کوئی ہو ٹھور پڑا — اُنکا ثانی کوئی نہین ہوا کہین نہ دور بڑا

ملہ
لوگ لڑین دنیا مین کشتی کال کو جیتین سنت ترنت
اُنکے داؤنکا کسی نے آج تلک نہین پایا انت

جو کوئی اوسے ست ملا وہ اُسکے ہاتھ مین جس بچ جا — کبھی نہ پیچ پڑے جگت مین سوت کبھی اُسکے لپٹ جا
کال پھانس سے بچے وہ جسکی پرسنا مین ہری رستی جا — کپٹ کی قینچی سے بچے تو پہلوان پیچ پرس ہوجا

ملہ
وہ نہین گرے کسی کے گرائے جو ست گرکی پڑھے پڑھنت
اُنکے داؤنکا کسی نے آج تلک نہین پایا انت

ہت کوڑا کل لپیٹ کشتی اور پیچ سب جھوٹ کھیل — انہین چھوڑ کے تو بیچ ہر نام اور ... گرکی چیل
شیل ست کا باندھ سنگڑا جو گذرے ڈھیل پیل — کہین نہ پیچ سنگھ ارے شہر وہ تو کرسے کرچیل

بنارسی سنتن کا سیوک کہے بات جو ہوئے تمت
اُنکے داؤنکا کسی نے آج تلک نہین پایا انت

دیگر

سلہ

ہر پیتے مین ہیر ہیرا اس پر کہین جو ہری سنت رتن
ہر بیت کا پارس پاس مین الکہ لال کا کرین جتن

بو دسلے بستر سپنے تن پر نئے تیج کے پہوکہو
پین پوت کی پھینٹ لگائی باسار کسے تری اپنا

جس کا جامہ پہر کے کنج کنج مین پہرین مگن
تیج ست کا تا مڑا جہلکے جیسے دستا اگن

سہ

مکت کی مالا امول داسے پریم ہنس سنپنے جتن
ہر بیت کا پارس پاس مین الکہ لال کا کرین جتن

جبتا ہون مین نام اسی کا ست شبد کی گہ سمرن
تریا پہو کی پاسے ترلکی بیٹا ماشیام کے گہے چرن

سادہ دل تہا خریدا ست گرویدہ شدہ برن
لکن لالڑی لی گئے موہکٹ والے کے سرن

سہ

لو کالال لسنبا پایا کہاسے تہنے ست بچن
ہر بیت کا پارس پاس مین الکہ لال کا کرین جتن

ہری نام کا عقیق اسکا بیان کرنا بہت کٹہن
السپارس ست چہوڑ وساد ہو راد ہا بڑے ہری رتن

بڑے کام سے بار آ لگن روپ نگنے کے بن
ستی لسبار د نام شیم لچہین کا پہر و نگن

سہ

جنبش نہین کہاتے ہین سنت جیت جتی کو کرکے دہارن
ہر بیت کا پارس پاس مین الکہ لال کا کرین جتن

پیار ہم کا جہنگے بنا جیبت سے لیے اب باتیون پن
کہون مارا نینے من کو اب ہین زہر جیسے جیون

کوئی لواحق نہ اپنا میرا تو ہے وہی وطن
دیپی سنگہ یہ کہین کہون خیال ذو معنی بنا بچن

سیر ہیچ تو اب لکہا ہے من مین مکت روپ ہوتی کھلون
ہر بیت کا پارس پاس مین الکہ لال کا کرین جتن

دیگر

سہ

ترلوکی ہے جیمھیا پر اب اور کسی سے کام نہین
کوٹ جنم تک کہوں جو پہوسے شیو کا نام نہین

اس جہمیا پر گنگا جمنا سرستی کی ہے دہارا
پیہا شن شیش سے لے اب جہمیا پر آسن مارا

اس جہمیا پر رچا یا تین لوک کا پسارا
چاند اور سورج رہین اس جہمیا پر نو لکہ تارا

بیدشاسترگیتاکو گادین اور نئے نئے چھند کرینا
مکہ دھرمُرلی بجاوین استت انکی نندکرین

ساتھ
سم

ساتھ جسودا کرین آرتی دھیان دھرین نت نر نراری
گودھی گوچر گیان بگیان آتما او تاری ❊

سورکٹ مکراکرت کنڈل گلہمکو سے تیہ منی لسے
شیام گات چھب سروپ سندر سنتو نکے ہر دیمین بسے
سب دُکھ دور ہو نہین آ نکے جو ہر کی بھگتی ما تہہ نسے

اڑہین لٹکا مال اورکٹ پیتا نبر بیت کسے
چرن مین جھلکے وہ سندر پدم پدمنی دیکھ نسے
گونب گو بند کہین جو انہین نہ کالا کال گرسے

سم

پرمہنس سب کرین استتی برہم برہم کہین برہم چاری
گودھی گوچر گیان بگیان آتما او تاری

ناراین وہی ست ناراین انیک سا دہپا استہاپین
سیس ناگ کی چہیا پر چھپ سندر مین ہری سین
سندراپن مین رہس رچایا او جیالی کھل رہی رین

موہنی مورت موہے من کو بنس لے لے دہرین
برج مین پگھٹے چرائی نند باباکی کا مدھین
سب سکہیون کو ساتھ لے اُنکے سنگ مین کرتے چین

سم

جتنی گوالن کھڑی رہس مین اوسنکہی سبکے بنواری
گودھی گوچر گیان بگیان آتما او تاری

مچھ کچھ باراہ کہین نرسنگہ روپ ہر نے دھارا
پرسرام ہو چھتری شبتی سہسر ابا ہو سنگھارا
کرشن روپ سولہون کلا بن پانڈونکا کیا نستارا

باون نبکے چھلا بل اندر کو راج دیا سارا
رام روپ دھر تجہید راون کو ایک پل مین مارا
بنائی گیتا اسی سے دُرجودھن کا دل ہارا

سم

بودھ روپ دھر بودھ سبے ہین نس کلنک کی طیاری
گودھی گوچر گیان بگیان آتما او تاری

اپار مایا الکہ لکہی نہین جاسے کرشن کرتاری کی
سہس مکہ سے رٹے سیس نہین پاوے تھاہ بہاری کی
رکہی دیو کی کی لجا کنس کو مار ہو سہاری کی

کب کیا برنن کرے جو مہما ہی مراری کی
بال روپ دھر کا منا سب لوگ کی ساری کی
کہین وہی سنگہ پرکہو اب ہے سرن تمہاری کی

بنارسی جی چہر کرتا بر ہاسے استت او چیاری
گودھی گوچر گیان بگیان آتما او تاری

ہوئی کتھا سپنورن شیو نے پاربتی کو بلایا — اُٹھی گورا جا کہا شیو نے کچھ نہین سُن پایا
پھر شیو جی نے کہا پکارا کسنے مجکو سنایا — اور نشیرا بیا پتر کون بدھی کرکے آیا
چڑھے کرودھ شیو شنکر کو کرسے ترسول کو اُٹھایا — اُسی وقت پھر وہ طوطے کا بچہ اُڑ کے دھایا

ٹیک — دوڑے شیو اُسکے پیچھے وہ نکل گیا کر سمت ستی
اُترا کھنڈ مین لگا آسن بیٹھے کیلاس پتی

تین لوک مین اوڑا وہ طوطا کہین ملا نہین ٹھکانا — بھرت اُڑے اُڑتے بہت سا ہے من مین گھبرانا
بیت بڑا تھی کھڑی کرے اشنان اُسی کو پہچانا — دوڑ کے طوطا جا لگے اُسکے گربھ مین سمانا
وہان کسی کا زور چلے نہین کیونکر ہو اُنکا پانا — پھر شیو جی نے دیا بردان کہا سبہ ہو سیانا

ٹیک — وہی ہوے سکھدیو بیاس کے پتر ہے بیٹھے جتی ستی
اترا کھنڈ مین لگا آسن بیٹھے کیلاس پتی

امر کتھا کا بڑا مہاتم ہے جو کوئی سُنے جا وین — پھر وُن سُکدیو سے ہو گئے وہ امر نہین مرنے پاوین
چار بید چھ شاستر اٹھارہ پران سب اسمین آوین — امر کتھا کو آپ سکھدیو سدا مکھ سے گاوین
وہ پنڈت ہین بڑے کہ جو کوئی امر کتھا کو سناوین — اور دوجے بول نہین کچھ بھیرے من مین کھٹا دین

جسدن شیو نے کہی کتھا تھی کون بار بھئر کون ہتی
اترا کھنڈ مین لگا آسن بیٹھے کیلاس پتی

دیگر

سلہ — جوگی سادھین جوگ جوگ مین کا پایا کو ہے بھید بڑا
بہنے جانا جوگ سے بیوگ کا ہے بھید بڑا

جوگ کیا راون نے جوگی بن سیتا مانا ہر لایا — رام چند نے کیا بیوگ بڑا اک جس پایا
جوگ کیا ہرناکش نے پرہلاد بھگت کو ڈرایا — بیوگ کرکے نرسنگھ روپ نے ہت کو گرایا
جوگ کیا بھسماسر نے شیو شنکر کو ات ستایا — بیوگ کرکے بشن نے اسے بھسم کر جلایا

ٹیک — جوگی پڑھتے جوگ شاستر بیوگی کا ہے بھید بڑا
سہنے جانا جوگ سے بیوگ کا ہے بھید بڑا

جوگی بنکے چلا جالندھر ہرسے چھٹ کہنیا ہمارا
اسکا جوگ گھٹ گیا پکڑ کے شیو نے وشنٹ کو سنگھارا
جوگ کیا کنسا نے مارنا سری کرشن کا بچارا

بیوگ کر کے ہرجی نے چھلی جالندھر کی دارا
اسی سے کہتے جوگ سے بیوگ کا رستہ نیارا
بیوگ کر کے کرشن نے کنس پکڑ اسکو مارا

[illegible]
جوگی کرتے جوگ بدھی سے بیوگی کا ہی بھید بڑا
سنئے جانا جوگ سے بیوگ کا ہی بھید بڑا

جوگ کرن کی سری کرشن نے سکھیوں کو بھیجی پاتی
جوگی دھاین بسم سہنے بیوگ مین جاری چھاتی
جوگی باندھین سیلی سہنے بیوگ کی باندھی گاتی

کہتین سکھیان اودھو سیہ بات نہین ہمین بھاتی
جوگی بدھ کو جو دیکھین ہم بیوگ مین بین بدھ ماتی
جائیگے اودھو کرشن سے کہو سیہ سکھیان سمجھاتی

[illegible]
بیوگی بیدھتے بسیا جوگی تو کان مین کرتے بھید بڑا
سہنے جانا جوگ سے بیوگ کا ہی بھید بڑا

جوگی کہتے گیان بیوگی پھرین عشق مین دیوانے
جوگی تو جنگل مین بیٹھے چڑھاوتے اپنا پرانے
جوگی کے سر جٹا بیوگی سر سے بڑے بین مستانے

بیوگ جسکو نہین وہ جوگ کا رستہ کیا جانے
بیوگ کر کے بیوگی گھٹ مین آتم پہچانے
کہین وہی سنکھ جوگی سے بیوگی ہینگے سیانے

بنارسی نے بیوگ سادھا جوگ مین دیکھا بھید بڑا
سہنے جانا جوگ سے بیوگ کا ہی بھید بڑا

دیگر

[illegible]
بر بہار چلے سر شٹ پالنا شن کرین شیو سنگھارین
دھن دھن سری گنگا جی جو ادہم پاپیون کو تارین

گنیش جی بدھ پاکا بردین بدھ بڑھ کا دان کرین
ستیلا دیوے چندرمان مت گن کے پردھان کرین

سورج تیج دیوین سر برین حکمت مین سب گیان کرین
ہنومان جی چاہین تو اک پل بھر مین بلوان کرین

[illegible]
بھیرون جی بھی پھرین ڈرین نہین دُرجن کو پلین مارین
دھن دھن سری گنگا جی جو ادہم پاپیون کو تارین

اندر کا سمرن کرے تو پاوے سُندر سی اپسرا ناری
دُرگا پاسا جی یون ابارہی کامی کو کرین برہم چاری

کنٹھ کوستبھ منی ہار گج گوتا کا اُر مین ڈالا — بازو بند نورتن اور کنگن کا کر مین او جیالا

[illegible]

بھرے انگ بھنڈار اُسے گنگا نے مایا وی ساری
مہان سنو کان دسے جیسی نکلی واکی اسواری

جب وہ تھیا بوان مین تو برہما جی مُرچھل لا لئے — اندر ڈولا وین پنکھا سب اپونجی بات بیٹھے
شیو اور نشن نے کری سنکھ دھن لیپھل انسے پائے — دھن بھاگ ہین انکے چو کل کا [illegible]

[illegible]

کرین نرت گندھرپ سکل بل باجے بجن لگے بھاری
مہان سنو کان دسے جیسی نکلی واکی اسواری

اشٹ سدھ نوندھ سبھی کر جوڑ جوڑ آئین اسگے — جن تیا گے گنگا کے تیر تن انکے بھاگ لیٹا جگے
جب وہ اوڑا بوان تو گوے اہند کے بجنے لاگے — نندی گن اور گرڑ سنگ رج بوان کے پیچھے لاگے

[illegible]

اور سکل باہمن کاندھا دینے لاگے باری باری
مہان سنو کان دسے جیسی نکلی واکی اسواری

ہنومان جی خواص سنگ لئے بھیر و سنگ لئے اگوانی — گنیش جی ڈنکا لے آگے چلے ہا ہو کی دھیانی
چھپن کوٹ میگھ نے ملکے رستے مین چھڑکا پانی — اندر سورج نے کری روشنی سب دیوتوں کے من بھانی

[illegible]

تینتیس کوٹ فوج سب سنگ مین چلی او چھب بیاری نیاری
مہان سنو کان دسے جیسی نکلی واکی اسواری

جب وہ پہونچا امر لوک پور سب پھر آ لئے اپنے دھام — ملی جوت مین جوت روپ ہو سری گنگا کے کرو پرنام
یا ہی تین مین کہت جات ہون جپو سکل گنگا کو نام — اور کو و نہین انت سمے مین آوے گو اب تمہرے کام

بنارسی یہہ کہے کبھی تو آوے گی میری باری
مہان سنو کان دسے جیسی نکلی واکی اسواری

دیگر

[illegible]

آج جودھ کی کرو تیاری سری گنگا جی تم ہم سے
مین پاپی تم تارن ہارو نہین پاپ بہت ہم سے

میرو پاپ ہی پہاڑ سے سم سمر کرن مین بیر بڑو — دیکھون مین اب آئے کیسو پیسکو تمہرو نیر بڑو

ڈوبت ترت مرت یا جیوت مرے کہے تو کہہ گنگا
ای من موڑہ سمجھ اب جھٹ میرو من کہے تو کہہ گنگا

جو تیرے من لیبے کا رہے لگے تر سے چیت مین چنگا
جب لگ ن جیے تو کہہ اس مکہہ سے جے گنگا سری جے گنگا
سم

کھیلت کووت اچھلت بھاندت اپنے من مین کہہ گنگا
ناچت گاوت تال بجاوت سر راگن مین کہہ گنگا
بال جوانی اور بڑھاپا تینون پن مین کہہ گنگا
سات دیپ نو کھنڈ اور چودہ بھون مین کہہ گنگا

اندھا ہو یا بہرا ہو یا لولا ہو یا لنگا
جب لگ ن جیے تو کہہ اس مکہہ سے جے گنگا سری جے گنگا
سک

گھڑی نفع مین دوس رات مین اوانت مین کہہ گنگا
جراچر جنتین اور جڑ مین تو انت مین کہہ گنگا
سنگ اسنگ ورنگ کرنگ مین سادہ سنت مین کہہ گنگا
جاہے سب مین بیٹھ کے کہہ چاہے اکنت مین کہہ گنگا

بنارسی یہہ کہین چاہے تو غریب بن یا کر دنگا
جب لگ ن جیے تو کہہ اس مکہہ سے جے گنگا سری جے گنگا

دیگر

ساگر کی گنی جائین لہر سے گنے جائین تارے
نہین جائین سے گنے سری گنگا جی کے تارے
سلہ

کھٹ شاستر سے گنے جائین گنے جائین نرناری
سدھ سادھ سے گنے جائین سے گنے جائین آچاری
دس دسا گنی جائین سرسٹ گنی جائین ساری
راجا رانی سے گنے جائین خلق سرکاری

سے گنے جائین شاہ شاہانی گنین ہلکارے
نہین جائین سے گنے سری گنگا جی کے تارے
سم

سے گنے جائین ندی ند سندھ سے گنے جائین نالے
درخت ڈالی جائین گنی سے گنے جائین ٹم اسلے
سے گنے جائین سیت رنگ لال گنے جائین کالے
چھتیس راگنی راگ سکل گن ڈالے

سے گنتے گنی ہزار شاعر ہارے
نہین جائین سے گنے سری گنگا جی کے تارے
سم

کھنگ چرند جانے سے گنے جائین جانتر
ہر ذات گنی جاے نگر سے گنے جائین گھر گھر

کاغذ سیاہی جائین گنے گنے جائین اچھر — سردار گنے جائین گنے جائین ساگر سر

ٹیک
کیا جائے گنگا نے کتنے سمہ تارے
نہین جائین گنے سری گنگا جی کے تارے

دن رات گنی جائین گنی جائین تیتہ گھڑی — شاعری گنی جاے گنی چھند کی لڑی
شاعر کا پر جائین گنے گنی جائین کڑی — غنگل گھڑا جاے گنا گنی جائین جڑی

یہ ست ست چھند کاشی گیر للکارے
نہین جائین گنے سری گنگا جی کے تارے

دیگر

سلی
اب اسٹیشن سے جا کر ہم نے یہی پکارا
گنگا نے بند کر دیا نرک کا دوارا

لاکھون پاپی پڑھی پہ روز مرتے ہین — کیا کہون مین وہ اک چھین بھر مین ترتے ہین
پھر بے بھی سے بھی ذرا نہین ڈرتے ہین — گنگا کے گن انکی رچھا کرتے ہین

ٹیک
مین بھجن کیسے ہوتا ان کا نستارا
گنگا نے بند کر دیا نرک کا دوارا

ہندو یا ترک یا ہہنا ڈوم قصائی — بھنگی دھوبی ہتر چھوڑ یا ہو وہ نائی
گنگا کی لہر جیسے دور سے دی دکھلائی — پھر انت سمے مین اُسنے مکتی پائی

ٹیک
درشن کرتے ہی ترا مہا ہتیارا
گنگا نے بند کر دیا نرک کا دوارا

جو مرے ڈوت یا پون لیجا جائین پکڑ لے — تو گنگا کے گن آوین اُسنے لڑنے
وہ دیکھ دیکھ دو تون کو لگین اکڑنے — اور مار مین پاپن تن تیج لگین وہ گڑنے

ٹیک
مین لڑ لڑ کے گئی لاکھہ لڑائی ہارا
گنگا نے بند کر دیا نرک کا دوارا

گنگا سے سو جو جن پہ ایک نگر تھا — اُس نگر مین اک پاپی کا اونچا گھر تھا

وہ پاپ کرم کر کرتا روز گذر تھا ۔۔۔ مرگیا تو اسپر پڑا ایک لستر تھا

گنگا کا دھویا اُسی نے اسکو تارا
گنگا نے بند کردیا نرک کا دوارا ۔۔۔ شہ

یہ سنی بات سب لشن جی جم سے بولے ۔۔۔ گنگا کی مہمان کہان لوکوئی کھونے
اس نیتر سے درشن سری گنگا کے جولے ۔۔۔ بکینٹھ مین پھروہ جیسے سدا ہنڈولے

کچھ بس نہین میرا چلے نہ سچا تھارا
گنگا نے پنہ کردیا نرک کا دوارا ۔۔۔ سہ

جب مرت لوک سے گنگا اسے سدھر ہین ۔۔۔ تب وہ پاپی پھر کون بھی کرتہ ہین
اس کال مین جو کوئی پاپ کرم کرمرہین ۔۔۔ وہ آن آن کرنرک تمھارے بھرہین

جم راج جی اب تھوڑے دن کرو گذارا
گنگا نے بند کردیا نرک کا دوارا ۔۔۔ شہ

یہ سُنی بات جم راج نے گھر پھر آلیے ۔۔۔ کچھ ہنسے اور کچھ کچھ من بھین پچھتایے
من مار کے بیہ گنگا کو بچن سنائے ۔۔۔ اتنو ٹھہرے تھوڑے دن رہنے پائے

کہے بنارسی کچھ جم کا چلا نہ چارا
گنگا نے بند کردیا نرک کا دوارا

دیگر

جب لون پرتھی پہ ہو سری گنگا کی دھارا
تب لون جم راج کرہین کہا تمھارا ۔۔۔ سہ

ست ڈرو کوئی جم دوت سے میرے بھائی ۔۔۔ رچھا کرنے کو ہی سری گنگا مائی
جب سے شنکر نے اپنے سیس چڑھائی ۔۔۔ تب ایشن وجگدیش کی پدوی پائی

شیوجی نہاوہی جینے اک غوطہ مارا
تب لون جم راج کرہین کہا تمھارا ۔۔۔ سے

کچھ زور نہ جم کو چلے پاپ نشاین لاگے ۔۔۔ اور کال بھی دیکھے دور سے تو وہ بھاگے

جو گنگا کے درشن کر کایا تپایے گے — وہ امر لوک پورے لیے الکھ ہو جاسے گے

سہ

یہ نسچے کر کے مانو بچن ہمارا
تب لون جم راجا کرہین کہا تمہارا

چاہے ہو لوت کپوت تو ناتا پالے — کچھ کرم اکرم نہ ات سکے وہ پیکھے بھلے
جو اک بار پرانی گنگا مین نہالے — وہ جنم جنم کے سکل پاپ کو ٹالے

سہ

ہو سری گنگا کی مہما پرم اپارا
تب لون جم راجا کرہین کہا تمہارا

مت چلو ہمارے متر کسی سے ڈر کے — نر سیجے ہو درشن سری گنگا کے کر کے
کہین وتیپ سنگ گنگا کو دھیان مین دھر کے — جیہون بھوساگر سبھی آپ اتر کے

گنگا کے پل سے دل سب جسم کا ہارا
تب لون جسم راجا کرہین کہا تمہارا

سہ

دیگر

سری گنگا جی کے تیر نیر پینے کو ناگ اک آیا — تھا بڑا وہ بکھدھر ناگ بھاگ کیہہ اسدن واکے جاگے
وہ جل پینے جب لگا تو بیٹا رک دیکھ دیکھ کر بھاگے — اتنے مین آئے گرڑ تھی پنچ مین پکڑ کے کھانے لاگے
جھٹ پٹ واکو گئے نگل پران تتکال ہی اُن نے تیاگے — مرتے ہی لتٹین تن دھارا + چڑھ کر گرڑ پہی پکارا

تو باہن ہوا ہمارا

دھن دھن گنگا کو ٹنڈ و مجھ کو بند ہی آپ بنایا — سری گنگا جی کے تیر نیر پینے کو ناگ اک آیا

سہ

سر سوہر مکٹ کی لٹک کان مین کنڈل اڈھک تراجے — گل مین بیجنتی مال پیت پیتمبر تن مین ساجے
وہ سنکھ چکر اور گدا پدم کی سپنون چھب چھاجے — یہ چتر ترو اکے دیکھ دیکھ کے گرڑ جی من مین لاجے
کچھ کہت نہین بن آوے + گنگا جو چاہے بنا دے — چاہے شیو کا روپ دھرا دے
ہو مہما پرم اپار سپار سنین تیر نیر من سنکے پایا — سری گنگا جی کے تیر نیر پینے کو ناگ اک آیا

سہ

تب سری گنگا کی آپ استت کری گرڑ نے مکھ سے
تھا بہت گنت مین ناگ چھوڑا یا جنے اسکو دکھ سے
سیہ گرڑ لے آگیا مانی + گنگا کی مہا جانی

ہوئی پرسن گنگا مات تو بانی بولی اک سر مکھ سے
اب تم اسکو بیکنٹھہ پہونچاؤ سب جاوے سیہ سکھ سے
تب اُڑ سے نٹ سے ملوانی

۵۴ — اک پل مین پہونچے جاسے اُسے بیکنٹھہ مین ترت بٹھایا
سری گنگا جی کے تیر پہ نپٹے کو ناگ اک آیا

جو سیہ استت گنگا کی کان دے سُنے اور سکھ سے گاوے
گنگا سے بیری نہ اور دلو کوئی سیری درشٹ مین آوے
کہین دیتی سنگھ بیچ گنگا :: تب تیرا من ہو چنگا

وہ بھگت مکت سینیوں پدارتھ من بانچھت پھل پاوے
ہین دھن دھن وا کے بھاگ جو درشن کری اور گنگا نہاوے
من بنارسی سنے رنگا

گنگا جی مین تن بور بور جھپک جھور سے پاپ بہایا
سری گنگا جی کے تیر پہ نپٹے کو ناگ اک آیا

دیگر

۵۱ — ہر اک ڈھونڈتے جنگل مین وو ارساین کی بوٹی
نارائن ہین سر جیون کبھی وہ بوٹی سے ہنے لوٹی

کوئی ڈھونڈتا اُس بوٹی کو جسمین پا را ترت مرے
بہت لوگ کھو دیتے پر تھی کو سر جیپ کا ٹتی پھرے سے بھرے
ہری ہری بوٹی ہر سمجھو ہری نام ہی سب سے ہرے

کوئی کھو جتا جڑی کو جو کوئی تن کا یا کا دکھ ہرے
آنکو بھی بھر جرم کاٹیگا کھو شبد سیہ کھرے کھرے
اُس بوٹی کو جسنے پایا وہ بھو ساگر بیچ ترے

۵۲ — رام رساین پائی سے ہنے اور رساین سب جھوٹی
نارائن ہین سر جیون کبھی وہ بوٹی سے ہنے لوٹی

کوئی کہے ہم سنگرف مارین اور کاڑھین گندھک کا تیل
ہنے سبکو دیکھا یارو یہ تو ہین سب جھوٹے کھیل
من کو مار کے بنا لے کشتہ جو گذرے وہ دل جھیل

کوئی دیکھتے جڑی برا ہی کوئی ڈھونڈتا پھرے بیل
امر نام ہی دت نرنجن اُسکوا پنے من مین میل
تن کو سو دھ کر ساتھ کر و تم تج جھونٹھ اور تج جھمیل

۵۳ — جون شخص پھونکین ہین دھات کو انکی ہے سیہ کی ہر کھوٹی
نارائن ہین سر جیون کبھی وہ بوٹی سے ہنے لوٹی

کرون کبھی مین نپید رہون دل مایا سوہ کا وہ جال کیا ہی
جو پھینکون پا لسنے تو چھوٹین جھٹکے نل ورمن کی مجال کیا ہی

ہی آتما سولہون کلا سیہ سو پا لسنے مین سولہون بنائے — وہ آئی ستر ہ پیست رہا اب ہری ہری ہرن گا کے
پڑھو اٹھارہ پران جنے اور ارتھ اُسکے بہید ل پائے — وشے رنگت پتنگ بھی اٹھ گئے وہ ساری مایکو جیت لائے

بنارسی کا سدا بنارس بنا ہوا ہی و بال کیا ہی
جو پھینکون پا لسنے تو چھوٹین جھٹکے ل ورمن کی مجال کیا ہی

دیگر

۵۱
لال لال تن جھلکت للکت جاپت دلت دل کرجت گھن
کرت سکل جگب ہرکھ کرجے جے سری انجنی نندن

تارن ترن تران تارن وھرنی دھارن ہن کشت دلن — رکت رنگا انگ جنگ جیدکیت لگت سنسار طین
جبل تھل ہل جل کرت دھرت جدچرن گرج کرگت چلن — جبل جھبل جھلکت جاپت گرہ لنک ہیت گہہ نکت چلن

۵۲
بیت ہیت گت گردیت سکھن کی جرت شسترکا نت کستن
کرت سکل ہیاب ہرکھ کرجے جے سری انجنی نندن

گرجت لرجت دھرت چرن جدہلت دھرن دگ دک گرتن — شیش تھکت ات جھکات ست سندھ کہ پھیکے جیون
ہری جری نہیں دیر کر ہو گر لائی سکل کرٹیلے جبر تن — سیت ہیت کر رجایا ایسے ہین سنکٹ ہرن

۵۳
تن تن مین ہن ل چھید ت راچھس کی کاٹت گردن
کرت سکل جگب ہرکھ کرجے جے سری انجنی نندن

کرودھ گدا جکر کر گہہ کر جھپٹ جلد لیسے لیت جگبن — کڑک کڑک کر دھرن سے جھبن اندر جدجات لگن
ران ادر دھس دھس کر کسکر جٹ گرا دھر دھر لگن — ہارکیا استرات جلت شہر و لکے اندر لگت اگن

۵۴
اسرا تس کرت سکل نرجسکر پر ہر رٹت ہنست ہرجن
کرت سکل جگب ہرکھ کرجے جے سری انجنی نندن

دھر چیر جات ہاتھ گرلیکر کرکے گھات جد لگت اٹرن — جھٹ جھپٹ جھاڑت ہاتھ ہیٹ ناتھ ناک تاک لگت چھون
رد سر دکر دیت گر جدکرسے گمکر جات لڑن — اسنکہ گرجت سنکہہ انہد گت ڈنکے لگت جہن

کاشی نند آنند چھند گتھ کہت ادھر نت نتی کتھن
کرت سکل جگ سر کھ کر سب جے جے سری انجنی نندن

دیگر

۵۱
مہا بیر ستکم للت سندر کُم کُم اگرم

گیان ان ابھمان رہت ترا ہنکار ہر جوگی | اندری جیت کا منی تیاگی نج کامی نج سبھو گی

۵۲
روپ آنندم بر ہانندم
مہا بیر ستکم للت سندر کُم کُم اگرم

وش کندھر ابھمان ہنن لنکا واہن کجر نگی | پورن برہم اکھنڈ سچدا آنند سادھ ست سنگی

۵۳
نام ادھار نت گوبندم
مہا بیر ستکم للت سندر کُم کُم اگرم

رکت چیر گدا کر سوبھت پشپ مال اور دھارن | وتین ولن ہنن ڈشٹن دل سکل شتر سنگھارن

۵۴
شبد دھن گرجت ہر ہر ہی بم بم
مہا بیر ستکم للت سندر کُم کُم اگرم

شیو شنکر شر نگیہ سروسم بشو لیشر ست کم | پرم بشنو سدھ آنتا کال نکال اکال م

۵۵
مہو لتبار مم کم برکم
مہا بیر ستکم للت سندر کُم کُم اگرم

جٹا جوٹ مکر اکرت کنڈل رتن جٹت انگ بھوکھن | پنچم مکھ شنکھ واکپ داتا دیوتی نر دوکھن

چھند کاشی گر شاستر گتھتم
مہا بیر ستکم للت سندر کُم کُم اگرم

دیگر

۵۱
نند نندن برج راج کی چھب اب کوٹن بھان پرکاش کرین
او دوت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

کوٹن سیس ہتر کوٹن اور کوٹن کرن ہری کے ہین | کوٹن ہین ناسکا ہری کی کوٹن برن ہری کے ہین

کوٹن مکھ کوٹن جبھیا کوٹن گت سرن ہری کے ہین — کوٹن بھجا اور کوٹن اور کوٹن چرن ہری کے ہین

شعر

کوٹن ہری کے مکٹ ہین کوٹن ہین تلک بھال — کوٹن ہری کے کنٹھ ہین کوٹن ہین مکت مال
کوٹن ہنسی ہری کی ہین کوٹن ہری کے لعل — کوٹن ہری کے بھاؤ ہین کوٹن ہری کی چال

۵۲
کوٹن تپ پاتال چھوٹے اور کوٹن آس اکاش کرین
اوودت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

کوٹن کرم ہری کے ہین اور کوٹن کام ہری کے ہین — کوٹن روپ ہری کے ہین اور کوٹن نام ہری کے ہین
کوٹن گرام ہری کے ہین اور کوٹن دھام ہری کے ہین — کوٹن شیو ہری کے ہین اور کوٹن یام ہری کے ہین

شعر

کوٹن ہری کے بید ہین کوٹن ہری کے منتر — کوٹن ہری کے شاستر ہین کوٹن ہری کے تنتر
کوٹن ہری کی پوجا ہین کوٹن ہری کے جنتر — کوٹن ہری کے انتر ہین کوٹن سے ہین نرنتر

۵۳
کوٹن کو سکھ دیوین ہری کوٹن کے من ہین تراش کرین
اوودت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

کوٹن اِندر ہری کے ہین اور کوٹن راج ہری کے ہین — کوٹن ہین گندھرب ہری کے کوٹن ساج ہری کے ہین
کوٹن باباہر کی ہین کوٹن سماج ہری کے ہین — کوٹن ستر ہری کے ہین کوٹن محتاج ہری کے ہین

شعر

کوٹن ہری کے گج ہین اور کوٹن کھڑے ترنگ — کوٹن ہری کے رتھ ہین اور کوٹن ہین رتھ کے سنگ
کوٹن ہری کے بھیس ہین کوٹن ہری کے رنگ — کوٹن ہری کے لہر ہین کوٹن اٹھین ترنگ

۵۴
کوٹن ہر بیکنٹھ کرین جا ہین کوٹن کیلاش کرین
اوودت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کرین

کوٹن ہین گوپکا ہری کی کوٹن گوال ہری کے ہین — کوٹن دھین ہری کے ہین اور کوٹن گوپال ہری کے ہین
کوٹن سندھ ہری کے ہین اور کوٹن بال ہری کے ہین — کوٹن رتن ہری کے ہین اور کوٹن تھال ہری کے ہین

شعر

اٹل مین الکھ الکھ مین مایا مایا مین ہے وہ نربل
اوجل مین اوچا اوچا مین سانٹ سانٹ مین ٹہا ہو بلی
زور آور مین بنارسی اور بنارسی مین پرمیشر

لشن لشن مین شیو شنکر

دیگر

ہنے ذرا کیا ششش ہیچ نہین
او بیہودہ بازی شطرنج نہین

۵۱

فیل کی کیا طاقت ہی جو اس بازی کو جل کر جیتے
رخ کا رخ پھیر جاے نہ وہ اس بازی کو چھل کر جیتے

ہان مین اٹھا سکے سیم ہیچ نہین
لو بیہودہ بازی شطرنج نہین

۵۲

چوکہ چال چوکا وہ مارا گیا میری یہی صدا
جان بیچکے جو وہ کھیلا وہ جیتا اس کو ملا خدا

کے قابو مین ششش ہیچ نہین
و بیہودہ بازی شطرنج نہین

۵۳

اسی نے توڑا قلعہ جہان مین کوئی نہ اس کو بچا
اسکا مال لٹ گیا رکھی تھی جنے زر کی پوٹ بچا

مین سنے جمع کیا کوئی گنج نہین
بیہودہ بازی شطرنج نہین

۵۴

بڑے بڑے ہوگئے نیچ نہین بھید کسی نے جانا ہے
بنارسی جیتے جی اب نرگن کے بیچ سمانا ہے

کن کو یاد سے شیر ہیچ نہین
و بیہودہ بازی شطرنج نہین

دیگر

سلہ
بن کایا مین من مرگ چار دن طرف چوکڑی بھرتا ہی
بنا پیر سے دوڑتا بن مکھ چارا چرتا ہی

بنا نیتر سے دیکھے سبکو بنا دانت دانا کھاوے
بن جہوا سے بات کرے اور بنا کنٹھ گانا گاوے
سب کہین جاوے اور یہہ کہین نہین آوے جاوے
بنا سینگھ سے لڑے سبھکے نہین ڈرے دل سے

عہ
بہت سنگھ ڈرتے اس سے یہہ کسی سے بھی نہین ڈرتا ہی
بنا پیر سے دوڑتا بن مکھ چارا چرتا ہی

بن کھر کھودے سکل جگت کو ایسا یہہ مدماتا ہی
نہین اسکے کوئی تات مات نہین کٹم قبیلہ ناتا ہی
بن اندری سے بھوگ کرتا ہی جتی کہلاتا ہی
آپہی پیدا ہووے آپہی مین آپ سماتا ہی

سہ
سب کو نسے نیارا ہی اور ہر اک روپ کو دھرتا ہی
بنا پیر سے دوڑتا بن مکھ چارا چرتا ہی

بنا جیو کا مانس کھاتے یہہ کسیکو بھی نہین مارتا ہی
بنا کان سے سنتا سبکی جو کوئی اسے پکارتا ہی
سبکو مارے ایک پل بھر مین اسے سدا مارے ہی
ایسے گیان کو کوئی بھی سادھو سنت بچارے ہی

سعہ
تین لوک مین پھرتا یہہ مرگ سبھو ساگر مین ترتا ہی
بنا پیر سے دوڑتا بن مکھ چارا چرتا ہی

بنا ناسکا لیوے باسنا ہر اک چیز کی خوشبوئی
دیتی سنگھ یہہ کہین کہ جیسے بدھی نرمل کر دھوئی
آپہی آپ ہی اکیلا اور اسکے نہین سنگ کوئی
اپنی آتما جانتا ہی اس مرگ کو جانے سو لی

نہارسی نے دیکھا یہہ مرگ نہین جسے نہین مرتا ہی
بنا پیر سے دوڑتا بن مکھ چارا چرتا ہی

دیگر

سلہ
یہہ کایا ہی کام دھین کر پریم پریت سے پالی
سبھی پدارتھ ہین اسمین اچھا پھل دینے والی

نرگن روپ مسک جھلکت سنتو کہ سمت کے سنگ کٹھرے
نہین وہ مارے کسی سے نہین مرے اور نہین لڑے

ہیرے موتی لال اور ہر اک رتن رسنا میں جڑے کربا اور گرنا کے دونوں کان نہیں چھوٹے اور بڑے

ترنگیں سے کے ہیں ہیں جہم کہیں سیت شیام کہیں ہر لائی
سبھی پدارتھ ہیں اسمین اچھا پھل دینے والی ٥٢

ویا دھرم کے ورگ دونوں جیسے رب شش کا اُجیالا نہیں نا سکا نام سیتجے روپ سب سے اعلی
اپار مہما کا مکھ جسمین سندر روپ بھرتی مالا اپنی کایا کو سیتے کام دھین کر کے پالا

جن چھپا اور رت دنت کلیان کنٹھ ریکھا کالی
سبھی پدارتھ ہیں اسمین اچھا پھل دینے والی ٥٣

پرم ہنت کی ٹیٹھ بنی اور اوگرتیج کا اودر بھلا پیر مارتھ کی پونچھ ہل رہی کرے ہر ایک کلا
جنرائی کے چاروں تھن ہین سمندر تھی سم دودھ بھلا چیر چیار ہلی چیرن چاروں سندر سب اولا

جگمگات ہر دیہین جگبگ برہم جوت کی اوجیالی
سبھی پدارتھ ہیں اسمین اچھا پھل دینے والی ٥٤

ہنے دھار دو ہی دھیرج کی اب اپنا او دھار گرا چھان چھان کے دودھ کو برسے کی ہانڈی میں بھرا
گیان سے گرم کیا اسکو پھر جیون ضامن بیچ دھر جماد ہی کو متھا چھل جھید رچھا چھ نہین ہی ذرا

نکت روپ ماکھن پایا ہوئی پوری منسا من والی
سبھی پدارتھ ہیں اسمین اچھا پھل دینے والی ٥٥

جو مانگے سو پاوے اس سے ایسی کایا کام دھین لبو روپ ہے جو دیکھے اسکو ہووے چین
نبارسی کہے اسے دیکھکر خوشی ہمارے ہووین نین رنگت نگ کی بڑھے ہین پانی اور لویں ہین صرانین

سبکی منسا پورن کرتی کوئی کو نہیں پھیرے خالی
سبھی پدارتھ ہیں اسمین اچھا پھل دینے والی

دیگر

ہر پر تھم بجائی جب بنسری رادھا جھنجھا رہی سنے
وقت سنت اچانک اٹھ دھائین تجے کاج سکل برج ناری سنے ٥١

پڑی بھنک سروں مرلی کی جب سب سکھیان اٹھ دھائے چلین کوئی اک درگ میں سرما دیکر گوداک کر مہندی لائے چلین

کوئی آدھی ساری تن ڈھانکے کوئی جوبن کھول کے چلین | کوئی کسے ادھے دامن ہستی کوئی آدھا سیس کھلے چلین

۵۲

کوئی لٹ لٹکا کے چلین لپٹ پٹ لگا تج سکل بچاری نے
دھن سنت اچانک اٹھ دھائین تجے کاج سکل برج ناری نے

کوئی پاؤن باندھے پہونچی کوئی ہاتھن پایل ڈال چلین | کوئی کنٹھ مین دھارے کنگن کو اور کوئی کٹ بیچ مال چلین
کوئی کے کانن تھنی لٹکن کوئی کھولے سر کے بال چلین | کوئی سکے ناکن بالی جھمکے ہین جو چلین تو سب بےحال چلین

۵۲

جب دیکھی چین کرشن نکھت جیتی تب ہی لکھا گر ور دھاری نے
دھن سنت اچانک اٹھ دھائین تجے کاج سکل برج ناری نے

پھر بولے کرشن کون ہو تم کیسے تمنے سنگار کیے | پاؤن پہونچی ہاتھن پایل اور کٹ مکتا کے ہار کیے
کانن مین تھنی اور لٹکن یہ بھوکھن نیا بچار کیے | ناکن مین بالی اور جھمکے کاہے تمنے برج نار کیے

۵۳

یہ سنت بچن تب دیا جواب برج کی جیتین ورد چاری نے
دھن سنت اچانک اٹھ دھائین تجے کاج سکل برج ناری نے

جب تن کی سدھ کچھ ناہین ہی تب بھوکھن کون سدھارے | من تو لگا اس بنسری مین درگ سے انسون کی دھار چلے
تم راگ بجاؤ راگ کر والیا کوئی نہین بیہار کرے | منجھدار مین ناو پڑی ہمری تم بن کو بیڑا پار کرے

۵۴

تم پت ہمرے ہم داسی سب یہ دیا جواب دکھیاری نے
دھن سنت اچانک اٹھ دھائین تجے کاج سکل برج ناری نے

لکھ پریم سکل برج بنتا کا پھر کرشن نے مرلی ادھر دھری | موہن بھی وا دن موہ گئے وہ تان جو نکلی راگ بھری
تن من کی سدھ کچھ ناہین ہی جب بے ہی رادھے پر ڈشٹ پری | کہین کاشی گر بولو سنتو جے کرشن رادھکا ہری ہری

ایسی لیلا نہین کری کوئی جیسی کری ہری اوتاری نے
دھن سنت اچانک اٹھ دھائین تجے کاج سکل برج ناری نے

دیگر

۵۱

ہر بنسری کی دھن سن برج جیتین چلین جھنڈ کے جھنڈ مگن ہو کر
دھن دھن ہری دھن دھن سکھی دھن دھن بنسری تن من لیو ہر

من پریم ہرا بل ات تن سدھ سب بسر گئی اسکی گاوین | تج لاج سکل گرہ کاج جھوڑ چلین ہر پہ نکچ من بھاوین

ہر آنند چندر چکور سکھی جب نرکھ نرکھ کر سکچا دین
کچھ کہہ نہ سکین چت کی بتیان ات لجت منین سکیلادین

ات بیاکل گیت مدن مگر سکھی چاہت ملین منوہر بر
دھن دھن ہری دھن دھن سکھی دھن دھن منہری تن من وہبر
۵۲

من کی بانچھا لکھ مرلی دھر بیچ جبتن سنگ بہار کرین
اک اک مرلی دئی گوپن کو ہر کت بناؤ تمہین ہرین
اک ایک ہری اک ایک سکھی اک ایک کے کر اک اک پکڑین
یہ پریم کتھا سن ہنس ہنسکر پکھ دھمر تن سجت پران نکھرین

کہین بیچ جبتی ہم کہین کہا اب تمہین بجاؤ بنسٹ ناگر
دھن دھن ہری دھن دھن سکھی دھن دھن منہری تن من لیو ہبر
۵۳

اک اک تہ ورتر اک ایک ہری اک اک جبتی سنگ بات کہین
ہری ڈھیٹھ پکڑ کر مکھ چومین اور بات سکھی سکچات کرین
ات گھبرا وین جبدا کے پاس اُٹت گوپین ہم بہ بھان گہین
یہی مانگت ہر جبتی کر کر یہ ٹھانت ایسی رات کرین

جبتین کر جوبت اوت سب گرہ پاوت اپنی تیپی گھر گھر
دھن دھن ہری دھن دھن سکھی دھن دھن منہری تن من لیو ہبر
۵۴

سنتہ پاروا دکل رکھ من سب دیکھت گگن بیچ ان وہرین
جبتی تن ناری بید منتر بیچ لیلا بیچ مین کھیل کرین
کوتک گر درکے لکھ نہ پرین تن بانس برہم اکھنڈ ترین
شرتین نہ پاپ نہ دکھ سکھ کچھ بیدانت کے گرتا بید پرین

رچ چھند یہ کاشی گرا سنت گر مانگت بھگت پدار تھ ہر
دھن دھن ہری دھن دھن سکھی دھن دھن منہری تن من لیو ہبر

دیگر

کسی کا پایا کلغی طرّہ ہمیرا یہ نہین پانا ہے
فقط دیکھ لو یہان پر نرگن گن کا گانا ہے
۵۱

کم عقلون نے کم عقلی کر مایا کلغی بنائی
مایا تو ہی نراکار نہین وہ کسیکو دکھلائی
طرّے والے کہتے ہین کلغی کو طرّے کی لگائی
برہم کو طرّہ جون کہتے وہ تو ہین سودائی
وہی برہم ہے کہ جسکی تھاہ کسی نے نہین پائی
کلغی والے کہین طرّے کی کلغی ہے مائی

یہ تو ہین سب جھوٹھے ہمنے سچے کو پہچانا ہے
فقط دیکھ لو یہان پر نرگن گن کا گانا ہے
۵۲

کیا کھاتے پاکھنڈ کو کلغی طرہ بھی سٹ جاویگا
مایا برہم کی نندا کرتے پھر پیچھے پچھتاویگا
شیو شکت کو اک سمجھا وہ گیانی کہلاویگا
انگھ چھتر اور ڈنڈا بھی کوئی نہین کام آویگا
لکھ چوراسی جون سے تب کہو کون بچاویگا
بھوساگر کے پار ہو پرم دھام کو پاویگا

۵۳
جنے اسکا کیا بھجن تب اپنے کو پہچانا ہی
فقط دیکھ لو میان پر نرگن گن کا گانا ہی

گر پوچھو تو ہا میرا سات دیپ ہی چودہ بھون
تین لوک میرے بانے مین سب سے نیارا میرا وطن
جسکو تم کہتے ہو شیو سو میرا روپ ہی میرا ہی تن
تو کھند مین مرے بانے مین اور جل اگن پون
اگیانی نہین مجھے جانے گر کرے جا بے لاکھ جتن
اپنے آپ کو مین نہی جانون ہون سب مین سب الگن

۵۴
چاہے کوئی مانے نہین مانے ہمکو تو سمجھانا ہی
فقط دیکھ لو میان پر نرگن گن کا گانا ہی

کوئی بناتا ہندو اور کوئی مسلمان ہو کر بیٹھا
سبکی باتین سن من مین کر بند کان ہو کر بیٹھا
الکا نت گر الکا نت مین اسکا دھر کے دھیان کر بیٹھا
کوئی فرنگی بنا کوئی کرسٹان ہو کر بیٹھا
اپنا دل تو میان اب لامکان ہو کر بیٹھا
کچھ یاد کا مین دل سے بیچ گمان ہو کر بیٹھا

بنارسی کہے اک نام سوئی میرے من مین مانا ہی
فقط دیکھ لو میان پر نرگن گن کا گانا ہی

دیگر

جنے نہین کچھ دیا جہان مین میان وہ خالی ہاتھ چلا
لٹایا جنے مال وہ مال اسی کے ساتھ چلا
۱۵

بلخ بخارے کا وہ بادشاہ چھوڑ سلطنت گدا ہوا
کھا بیابان کو وہ نکل نہین دل مین حیرت زدہ ہوا
فقط ترا سامان عیش عشرت کا آگے گدا ہوا
چھوڑ لے وہ کیونکر جو تھا اسکی قسمت مین لکھا ہوا
چونکہ قول تھا رب کیا وہ اس سے ادا ہوا
کہا خدا نے لے اب تیرے واسطے سدا ہوا

اسی کے سنگ باقی ہی حشمت جو مار کے زر کو لات چلا
لٹایا جنے مال وہ مال اسی کے ساتھ چلا
۲

ترگن سے جو رہت ہین اُنکی کون بدھی ورکون بھید — جو چاہے سو کرے وہ ہی بیدانت کے کہتا گر تھتا بید

۳
چاہے وہ بولین چاہے ہنسین اور چاہے لگین گانے گانا
نراکار مین نراکار ہو ملے چھوٹا آنا جانا

آتم ست اور مرپ متھیا اس بدھ کر ہے جسکو گیان — وہ پرانی ہوا آپ ہی ایشر برہم مین اسمین بھید نجان
کام کرو دھ مد آور موہ اسنکا کپٹ تج مان گمان — ملے برہم مین برہم روپ ہوکر کے چھوٹا سب ابھمان

۴
جیون پانی سے اٹھکے ببلا پھیر جل اندر سمانا
نراکار مین نراکار ہو ملے چھوٹا آنا جانا

جل ترنگ ہی ایک نام ہی دو انکو ایکی جب نو — اسی طرح سے اپنے جیو کو برہم کر سمجھا نو
جیو برہم مین بھید نہین ہی بید باک سچ کا نو — دویت بھاو دو چھوڑ رہو ادویت کہا میرا مانو

۵
کاشی گر جولی سروپ نے تت گیان یہہ لکھا نا
نراکار مین نراکار ہو ملے چھوٹا آنا جانا

دیگر

۱
دروپدی بپت مین کرو نا ندھ کو ٹیری
پت سے چلے بپت مین ناتھ رکھو پت میری

اس دُر جودھن پاپی نے بھلا کیا کیتا — کر کپٹ سے میرے پانچون پت کو جیتا
سب راج پاٹ ہر لیا مجھے ہر لیتا — سری کرشن تمہاری کہان گئی وہ گیتا

۲
کیون میرے کاج کو لگائی تنے دیری
پت سے چلے بپت مین ناتھ رکھو پت میری

اب میرا چیر اینچنے دُشاسن آیا — وہ با سماجی کے بر نے سماد کھایا
جب اُس پاپی نے چیر کو ہاتھ لگایا — تب سری کرشن نے دکھلائی وہ مایا

۳
اینچت اینچت لگ گئی چیر کی ڈھیری
پت سے چلے بپت مین ناتھ رکھو پت میری

جیون جیون پاپی وہ چیر کھینچتا جاوے — تیون تیون وہ بڑھتا جاوے نہ گھٹنے پاوے

آنن کی گہٹ میں کلاونت سے ہیرے لال بجائے
شنکر اندر ادک مہمت چرن ننگے کرکر کے دہائے
درشن کارن گہٹ درشن آسن تیاگ کرائے
سری کرشن کی لیلا دیکھ چھندا نند سے کتھ گائے

تن چیندن ہار چڑھائے + اچھت لے سیس لگائے + ہر دے چرنن چت لائے

نند لال کنس کے کال کاٹ دیا اندھکار کا تالا
سکھا نے لٹ لٹکا کے لٹ کا لٹکا نیا نکالا
۵۴

ہر ہر آکار نر دھار چار کر تر بتال کے کرتا
ست چد آنند کال کے کال کال کے کرتا
گہٹ راگ تیس راگنی نارائن تین تال کے کرتا
ہو آدانادا گادھ کرشن اچھے اکال کے کرتا

کیے کاشی گر ہر ہر ہر + دن رین دھیان ہر دے دھر + رچ چرنن کی انجن کر

کہا ادھر چھند ادھر دھیان گیان سے داس نند کے لالا
کانہا نے لٹ لٹکا کے لٹ کا لٹکا نیا نکالا
۵۵

دیگر

سری گردھر نے لٹ کالی لٹکالی آنن پرا علی
۵۱

ات بچتر لٹکی لٹک لٹک کرامرت رسکو چاکھین
سس منڈل کی سوبھا اپچا بید بھی ایسی بھاکھین
سوہنی ناگن بن لسی
جون سرپ اوس جھپا سے چاٹکے پانکو بیچ رکھین
رادھے سکھین کہین گھوم کے من کچھ مرے سولا کھین
چھب بھانت بھانت کی چھبی

مانو سبھے کرشن سیس پہن کر ناگن کی سی مالا
سری گردھر نے لیٹ کالی لٹکالی آنن پرا علی
۵۲

کوئی بانس بیت لپک چلے کوئی گنڈلی مار کے بیٹھے
کوئی بین سے چھمکار سے اور کوئی گیند اوتار کے بیٹھے
کوئی شیت لال کوئی پیلے
کوئی او گل کے من کو کھڑے اور کوئی سنگ نار کے بیٹھے
مانو کبھیر سے بھجنگ مل گیا گر بچار کے بیٹھے
رنگ رنگ کے سرپ نکیلے

ردولی کے سر چندن سے چرچ کے ادبھت رنگ نکالا
سری گردھر نے لٹکالی لٹ کالی آنن پر اعلی
۵۳

ادبیا الیکا اور کہون جو سنو کو کبھی کہی نہ جاوے
مانو کجلی بن سے سگندھ ناناپر کار کی آوے

اک تو سن لو بھاگ کا بین دو جو کرشن کی لٹ الجھاؤ
بہر کی لٹ بھونی داری

بہر کنج کنج بین پردیس بھولا نہین رستہ پاوے
بھونے بیچ کے نرناری

جو بیریم جال بین پھنسا دہین وہ لپبا نہ گیبا نکالا
سری گردھر نے لٹ کالی لٹکالی آنن پرا کلی

سٹہ

ات اوتم چھب الکن کی سندر شیام گھٹا سی ورسے
وہ گھونگر والے کیس چھپا لیے چہوں دیس لیسے عنبر سے

جب کرشن کرے اشنان تو ہول جب ہم اوپر کے جسے
اسنان کر کرکے نکلے سیہن اور دہال کو جی ترسے

جو اس پد کو گاوے

وہ بھگت مکت سب پاوے

کہے نبارسی بیچ رام کرشن گوبند اور سری گوپالا
سری گردھر نے لٹ کالی لٹکالی آنن پرا کلی

دیگر

سٹہ

سر بر سے ہی ہین آتما سو ہنگ آتما رام
جیسے جل مین کنول ہے وہ جل مین جل سے دور
آتم تو چیتن ہوا اور یہہ جڑ سر بر ہو و چور

دہنہ سے ہین نہین کچھ کام جی
آتما لیسے رہے بھرپور جی
آتما ہا سب مین پورجی

دوہا

سر بر کے ہین رنگ بھن بھن آتم ایک ہی رنگ
آتما پار برہم کا نام جی

جو ہین کیانی پرکھ کرین وہ آتم سے ست سنگ
سر بر سے ہی کلین آتما سو ہنگ آتما را م

سٹہ

دہنہ سے نہین ہین کچھ کام جی

ترگن سے ہو رہت آتما دس اندری سے پرے
سر بر کو دکھ سکھ ہوا آتما دکھ سکھ نہین کچھ بھرے

آتما نہین جنمے نہین مرے جی
آتما پن پاپ نہین کرے جی

دوہا

دہنہ بڑے اور گھٹے دہنہ ہو لی ڈبلی موٹی
دور ہی سب آتما دہام جی

رہے آتما جون کی تون نہین ہو وے بڑی چھوٹی
سر بر سے ہی ہین آتما سو ہنگ آتما را م

سٹہ

دہنہ سے نہین ہین کچھ کام جی

شیو کا سمرن کرتے کرتے کرشن جی ہو گئے شیام — شیو جی ہو گئے سیت جپا کرتے ہین کرشن کا نام

٥٣

ایسا نہین کوئی کا ست سنگ بھلا

کرشن بجاوین مرلی اکہ دھر مرلی جی گاتے گان — نکلے دونون مین ایک ہی تان بھلا

کرشن بھرین بھنڈار جگت کے شیو دیتے بردان — کرین دونون جن کا کلیان بھلا

دوہا

کرشن کرین بیراگ پتمبر اور شیو دھارین سنیاس — وہ اتنے نکے سیوک ہینگے اور وہ ہین انکے داس

٥٤

کرین راجھسون کو دونون دنگ بھلا

کرشن سووتے سیس کی سجیا پر کرتے آرام — کرین شیو مسان مین بسرام بھلا

کرشن کرین شیو کی سیوا شیو کرین کرشن کا کام — رٹون دونون کو آٹھون جام بھلا

دوہا

شیو پوجین کرشن کے چرن کرین کرشن لنگ کو جا — ہری ہر آتم ایک مورتی اور نہین دو جا

٥٥

انکے سر مکٹ انکے سر گنگ بھلا

تریگن سے شیو رہت کرشن ہین تین لوک مین پرے — بھجو چاہے ہر کہو چاہے ہر سے بھلا

شیو نے تری پراسر کو مارا کرشن نے کو رومر نے — دونون سہے کوئی سے نہین ڈرے بھلا

دوہا

شیو کے سنگ ہے سدا جوگنی اور بھوت بیتال — کرشن لیے گوالنی سنگ مین برج کے سارے گوال

٥٦

وہ پیوین دودھ وہ پیوین بھنگ بھلا

کرشن نے گورا جی شیو جی نے لچھمی آپ — نہ ان کو پن نہ ان کو پاپ بھلا

کرشن ہرین بادھا تن کی شیو دور کرین سنتاپ — میرا من دونون مین رہا بیاپ بھلا

دوہا

کرشن نے نندی گن شیو جی گرڑ روپ دھار — وہ انپر بیٹھے اور وہ ہوتے انپر اسوار

٥٧

سہیہ دونون ایک ہین اور بہو رنگ بھلا

کرشن پارتھی پوجین شیو جی پوجین سالگرام — سنا دونون کا شبد برودھ نام بھلا

آدھے مکھ امرت اور آدھے ہلاہل کا سواد ۔ دور کرین چھن مین مکھن نکہت دکھبلا

دوہا

آدھے انگ مین سرپ اور آدھے انگ مین بھجنگ ۔ ادھا انگ ہی کرم رہت اور آدھے انگ مین

مٹہ آدھا برہم پیچ آدھا سبھنگ بھلا

ادھے کمر مین لنگوٹا آدھے کٹ کیفنی سے ۔ دونون انگ ایک انگ مین لیسے بھلا

آدھا آسن گرز پلے آدھا نندی گن پر سے ۔ یہ سوبھا دیکھ میرا من ہنسے بھلا

دوہا

اردھ سروپ ہی مہاکال اور آدھا پالن ہار ۔ نبارسی یہ کہے ہی اسکی مہما اگم اپار

دیکھ شہر نر مین ہوگئے ڈنگ بھلا

دیگر

سلہ
گھر ملے اسے جو اپنا گھر کھووے ہی
جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین روے ہی

جو راج تجے وہ مہاراج کرتا ہی ۔ اور جان تجے تو کبھی نہین مرتا ہی

سکھ تیاگے تو وہ اور کا دکھ ہرتا ہی ۔ دھن تجے تو بھر دولت گھر بھرتا ہی

مٹہ
جو پلنگ تجے وہ پھولون پر سووے ہی
جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین روے ہی

جو پیدا اکو تجے وہ پاوے رانی ۔ اور چھوٹھ بچن دے چھوڑ سدھ ہو بانی

جو ڈور بدھی کو تجے وہی ہوگیانی ۔ من تیاگے تو ملے رودھ من مانی

مٹہ
جو سرب تجے اسکو سب کچھ ہووے ہی
جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین روے ہی

جو کچھ اچھا نہین کرے وہ اچھا پاوے ۔ اور سواد تجے تو امرت بھوجن کھاوے

نہین مانگے تو کیول پاوے جو من بھاوے ۔ ہی تیاگ مین تینون لوک بیدپون گاوے

جو میلا ہوکے رہے وہ دل دھووے ہی

جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین روے ہی ۵۰

جو کچھ یاد کو سچے وہ سب کو جیتیے
کہے دیبی سنگھ ہر نام جنھون نے لیتے

اور کام سبھے تو ہووے کام من جیتیے
اُن کو گوبند نے برہم لوک پہو دیتے

اب بنارسی گھر کھو کے برہم مین ٹووے ہی
جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین روے ہی

دیگر

وہ آپی آپ ہی ایک اور نہین کو ئی
کہو کلغی طرہ کہان سے آگئے دو ئی ۵۱

وہی برہما لشن مہیش وہی ہی شکتی
سن کسی کی نندا سے مجھے بھلی نہین لگتی

اُنشچو کر مانو کر و برہم سے بھگتی
ہی سب مین پورن برہم جو تشی جگتی

کیون جھوٹ بات کر کر کے بدھی کھوئی
کہو کلغی طرہ کہان سے آگئے دو ئی ۵۲

مایا مین لپتا برہم برہم مین سمایا
مایا سے سرشٹی کری اور جگت رچایا

ہی چار بید نے اسی طرح سے گایا
مایا کے بیچ مین کلغی طرہ آیا

ہی برہم پھول مایا اسکی خوشبو ئی
کہو کلغی طرہ کہان سے آگئے دو ئی ۵۳

وہی الکھ نرنجن نرا کار اپناسی
وہ بڑی دو دہر لیے اور سکے پاسی

ہی سب بنا یہ اسب گھٹ گھٹ کا باسی
جس جس نے اُسکو لکھا وہی سنیاسی

کیون نندا کر کے پاپ کی گٹھری ڈھوئی
کہو کلغی طرہ کہان سے آگئے دو ئی ۵۴

کوئی انگھر چتر بنبسٹا اڈنڈا گاوے
کوئی کلغی طرہ سے تیے خیال بناوے

جو کچھ یاد کو کرے وہ غوطے کھاوے
کہے دیبی سنگھ نہین بھید گیان کا پاوے

کہے بنارسی ہی سو ہم پار ہر سو ئی

کہو کلمل قسمہ کہان سے آئے ہو وی

دیگر

سام

کہین پن کرو تو بڑا پاپ ہوتا ہے
کہین پاپ کیے سے پن آپ ہوتا ہے

کہین اگن مین رہے کے سیتل تن ہوتا ہے
کہین دکھ مین سکھ ہو پران مگن ہوتا ہے
کہین جل مین سب کے روپ اگن ہوتا ہے
کہین دان کیے سے اَت نِردھن ہوتا ہے

سام

کہین گالی دینے سے بھی جاپ ہوتا ہے
کہین پاپ کیے سے پن آپ ہوتا ہے

کہین بھول جاسے تو سب پڑہا آوے ہے
کہین پون ادھاری ہو کے سب کہا وے ہے
کہین پڑہے تو وہ پھر سبھی بھول جاوے ہے
کہین بھوگی ہو جیت اندری کہلاوے ہے

سام

کہین اسیس دینے سے بھی سراپ ہوتا ہے
کہین پاپ کرو تو پن آپ سے ہوتا ہے

کہین جھوٹ بول کے سچا کہلاتا ہے
کہین گرو سے لڑ کے چیلا پھل پاتا ہے
کہین سنت بچن کہہ نرک بیچ جاتا ہے
کچھ اسکا بھید لکھنے مین نہین آتا ہے

سام

کہین بھوگ کر کے بھی سنتاپ ہوتا ہے
کہین پاپ کرو تو پن آپ ہوتا ہے

کہین دُربل جا کے پریت لیئہ اٹھائی
کہے دیپ سنگھ سچ ہے اسکی پربھوتائی
کہین اَت بلوان سے اٹھے نہ ایکھو رائی
اسے بنارسی تیری گت لکھی نہ جائی

جو ہوتا ہے وہ آپی آپ ہوتا ہے
کہین پاپ کرو تو پن آپ ہوتا ہے

دیگر

سام

سبکے بیچ مین ہے اور دکھلائی نہین دے گوبند
ہوا دنیا کو موتیا بند جی

بھیتر کی گئی بھوت دے باہر سے دکھلائی
مرجاوے تو کوئی ساتھ نہین چلے بہن بھائی
کہین یہہ باپ ہی یہہ مائی جی
یا چچا ہو یا ہو تائی جی

سہ
جھوٹ بات نہین کہتے بولے ست بچن ہیہ رند
ہوا دنیا کو موتیا بند جی

ارے موڑہ اگیان تو کیون بھٹکے ہی چارون دھام
اُسے تو کیون نہین دیکھے جو ہر دمین کرے بسرام
ترے گھٹ مین ہی آتما رام جی
نام جپ تو تیرا ہو نام جی

سہ
گھٹ مین ہم اتما دیکھ پڑے نہین پو نہین گنوائی رند
ہوا دنیا کو موتیا بند جی

گود مین لڑکا اور ڈھنڈھورا شہر مین پھیر دا تے
اسی طرح سے گھٹ مین ہر باہر کھوجن جاتے
شل جو ہر دو ہی ہم گاتے جی
سے ملے نہین اُلٹے پھیر آتے جی

سہ
مسلمان مکے جا بھٹکے ہندو بھٹکے ہند
ہوا دنیا کو موتیا بند جی

جگناتھ اور بدری ناتھ سب ہم بھی پھیر آئے
دیبی سنگھ نے گیان دھیان کے سدا چھند گائے
کرشن اس ہروے مین پائے جی
رام کے چرن چت لائے جی

نبارسی نے گیان ورشن سے دیا جگت کو پند
ہوا دنیا کو موتیا بند جی

دیگر

سہ
جو چاہے سو کرے پربھو اسکی گت لکھی نہ جاے
کرم کے لکھے کو دیئہ مٹائے جی

کتنے ہی مر گئے تو انکو پل مین دیا جلاے
بولا چڑھے پہاڑ کے اوپر بن پور کم سے دھلے
کال کو دیکھ کال ہی کھاے جی
ایک ترن مین ترلوک سماے جی

سہ
سیت باندھ کے سمندر مین ہر پتھر دیئے ترائے
کرم کے لکھے کو دیئہ مٹائے جی

سو کم جا پتر کو دیتا اک پل مین بید پڑھا سے
نہین دھوپ سے سنگن ہے نہین پانی آسے سہا کے

جیسے وہ سدا جو لکھ کو کھاے جی
کہو کوئی اسکے ارتھ بتاے جی

ٹیک
لو ہا کنچن ہے جو اسکو پارس دیو چھوا سے
کرم کے لکھے کو دیپہ مٹا سے جی

بدھوا ہونے سہاگن اونچے پتر توکرے سہا سے
سھونکا سچیو مین نہین کرے اور بیٹا بھرا سے کھائے

آگ کو پانی دیکھ جلا ئے جی
شیر کو بھیڑی دے بھگا سے جی

ٹیک
پھرنگی کیڑے کو اپنے سم لیتا آپ بنا سے
کرم کے لکھے کو دیپہ مٹا سے جی

مارکنڈے جی بارہ برس کی آئے عمر لکھا ئے
سو تو ہو گئے جر نجیو مین ست ست کھون گا ئے

لکھی بدھنا نے بہت جیت اسے جی
پر بھو کے آگے کرم لجا سے جی

بنارسی کہے نر سے پرانی نارائن ہو جا سے
کرم کے لکھے کو وے پہ مٹا سے جی

دیگر

ٹیک
من تپنگ بڑھ گیا سنت کا گھوم رہا چھون اور
کال کے اوپر کرتا زور جی

ہوا جا سے پچھم کو تو یہ پورب کو جا وے
پون جو کھتن جا سے تو یہ اتر کی سدھ لا وے

ہوا کے بس مین نہین آوے جی
کسی سے ذرا نہ بھو کھا وے جی

دوہا

سات دیپ نو کھنڈ اور چودہ بھونون مین پھرتا
تین لوکون مین کرتا شور جی

جہان چاہے وہان جا سے گرائے کسی کے نہین گرتا
من تپنگ برھ گیا سنت کا گھوم رہا چھون اور

ٹیک
کال کے اوپر کرتا زور جی

جا مین جب لین اوتار اور جا مین جب دین چڑھا ئے
جہان کال کا گزر نہین ہو وہان یہ نکل جا سے

اودڑا دین جوگی دھیان لگا ئے جی
تیار کی اوکھب لئی لگا سے جی

دوہا

لگی اسمین ادویت کی جوڑی پلٹھا ٹھیک چھلا
دسیے نہین کہین تپ اسکی کور جی

اور کوئی نہین رنگ جو اسمین نرگن رنگ ملا
من پتنگ بڑھگیا سنت کا گھوم رہا ہون اور

کال کے اوپر کرتا زور جی ۵۳

کرشن نام کی لگائی کنجی کبھی نہ کنتی سے لگے
بر ہم پچھلے سے ڈر ڈر پاپی کنکوّے بھگے

ساتوین اکاس پہ چھلکے جی
گئے وہ جم کے لوک مین ٹھگے جی

دوہا

گیان کا گولا دھیان کا مانجھا جیون کہانڈ کی دھار
نہ ٹوٹے ست شبد کی ڈور جی

ست گرو کی شہ لگی تو ہو گئے بھو ساگر کے پار
من پتنگ بڑھگیا سنت کا گھوم رہا ہون اور

کال کے اوپر کرتا زور جی ۵۴

سدہو آتما ہی یہ تکل جو کتے پا پر کھڑی
پن باپ سے الگ ہی یہہ نہین نرم نہین کڑی

ہی جہما اس تکل کی ناڑی جی
کاٹا اس کو جو آس سے لڑی جی

دوہا

دیپی سنگھ یون کہین جو اسکے پیچ مین آوے
کہے چھند بنارسی جیت جو رہی

جھٹ پٹ لے لپیٹ کھینچ اپنے گھر مین لاوے
من پتنگ بڑھگیا سنت کا گھوم رہا ہون اور

کال کے اوپر کرتا زور جی ۵۵

دیگر

گوالن سے کرشن جی کہین مدہر بولی مین
یہہ کہا چورا لئے جات ہو تم جولی مین ۵۶

کہین ددھ بیچن سبہ کہان سے گھر تی پائی
یہہ سنت بچن تب گوالن سکپائی

اسمین موہ موتی مانگ دین دکھائی
اور لگی گالیان دینے بہت رسائی

مت بولو ایسا بچن مری ٹولی مین
یہہ کہا چورا کے جات ہو تم جولی مین ۵۷

پھر کہین کرشن تم ہمکو تنک دکھاؤ
یون کہین گوالنی ہٹو اُدھر کو جاؤ
جو چوری نہین ہی کری تو کیون شرماؤ
مت کرو ہنسی کی بات نہ موہ لجاؤ

۵۳

پھر کہین کرشن اپنی بتیان بھولی مین
یہہ کہا چورائے جات ہو تم چولی مین

اُس وقت کرشن نے ایسی موہنی ڈالی
سب کھول کے انگیا اُسکی دیکھی کھالی
گوالن مد مین کہتی چور نہ بولی چالی
دونون کچ لینے پکڑ سینے بن مالی

۵۴

نت ایسی لیلا کرین کرشن ہو لی مین
یہہ کہا چورائے جات ہو تم چولی مین

تھی بہی اچھا گوالن کی کرشن ملجاوین
کہے دیپ سنگہ جو کرشن کی استت گاوین
اور پکڑ کے بہیان موکو گلے لگاوین
وہ جیتے ہی جی جیون مکت کو پاوین

سلہ

کہے بنارسی کیا ہی انگیا بولی مین
یہہ کہا چورائے جات ہو تم چولی مین

دیگر

نہین مرے سیر سر پیچ نہین ہی مجکو دکھ و ند
نہین لوبھ نہین موہ نہین بدہ نہین اہنکار
نہین رات نہین دن نہین تہم گھڑی لگن نہین بار
نہین او جہڑ نہین جنگل بستی نہین کٹم گھر بار
مرا ہی روپ سچدانندجی
نہین آچار اور نہین بچار جی
نہین ہی اپنا پار اوار جی
نہین وار اُست نہین پار جی

دوہا

نہین سیس نہین مکھ نہین جیبھا نہین پانی نہین ہاتھ
نہین اودر نہین لنگ چرن نہین نہین تن نہین دات

۵۲

نہین بید نہین شاستر نہین اشلوک نہین پد چھند
مرا ہی روپ سچدانندجی

نہین کام نہین کرودھ نہین کچھ گیان نہین اگیان
نہین نیم نہین سنجم پوجا نہین تیرتھ اشنان
نہین کوئی منتر تنتر نہین دھیان جی
نہین برت ہوم جگ نہین دان جی

نہیں جوگ نہیں بھوگ نہیں سنجوگ مان اپمان — نہیں بن باسی نہیں استھان جی

دوہا

نہیں سیدھا نہیں گول نہیں دُبلا اور نہیں موٹا — نہیں ٹیڑھا نہیں بڑھا بہت نہیں بڑا نہیں چھوٹا

نہیں ترش نہیں لون الونا نہیں کڑوا نہیں قند
مراہی روپ سچدانند جی ۵۳

نہیں سکھ نہیں دُکھی نہیں دھنوان نہیں کنگال — نہیں سنجی اور نہیں کھو بال جی
نہیں سمندر نہیں ندی نہیں ہی کوپ پاؤ نی تال — نہیں ہی اکاش نہیں پاتال جی
نہیں سیت نہیں پیت نہیں ہی کیوت نیلا لال — نہیں ہی برچھ پھول پھل ڈال جی

دوہا

نہیں ہیرا نہیں موتی مانک نہیں رتن کی کان — نہیں کھڑگ نہیں چکر نہیں ترسول دھنک نہیں بان

نہیں جاگرت نہیں سپن سُشوپت نہیں کھلا نہیں بند
مراہی روپ سچدانند جی ۵۴

نہیں تر دُنڈی نہیں نکھنڈی نہیں برہم چاری — نہیں مونڈت نہ جٹا دھاری جی
نہیں اگن نہیں پون نہ پانی نہیں مٹیا کھاری — پشو نہیں پورکھ نہیں ناری جی
نہیں شیو نہیں شاکت نہیں بشنو نہیں آچاری — نہیں ہلکا نہیں بھاری جی

دوہا

نہیں میمانسک نہیں جینی نہیں اودا سین مت باد — نہیں دیوگند ھرب جکش نہیں گھن نہیں بکھاد

نہیں بجلی نہیں گھن نہیں تارے نہیں سورج نہیں چند
مراہی روپ سچدانند جی ۵۵

نہیں شش نہیں گرو نہ ماتا پتا نہیں بھرا تا — نہیں رشتہ اور نہیں ناتا جی
نہیں بیٹھا نہیں کھڑا نہیں آتا ہی نہیں جاتا — نہیں بھوکھا ہی نہیں کھاتا جی
نہیں لے نہیں دھرے نہیں دیتا نہیں دلواتا — سنجی نہیں سوم نہیں داتا جی

دوہا

نہین کرم کی ریکھ لیکھ نہین نہین پڑھا جاتا — نہین مون ہور ہی نہین بولے نہین بولا تا

۵۶

نہین بچھی نہین پھند کے نہین جال نہین بچھ بھید

مراہی روپ سچدانند جی

نہین ہندو نہین مسلمان یہودی نہین فرنگ — نہین کوئی روپ نہین کوئی رنگ جی

نہین بین بانسری نہین کرتال تال مردنگ — نہین جلترنگ نہین اونہگ جی

نہین کلغی نہین طرہ نہین انگھرفتہ نہین جنگ — نہین کوئی سنگ ہی تہارا سنگ جی

دوہا

آپی آپ مین آپ ہی رہا آپی مین ہیا پ — نہین سرگ نہین نرگ ہی نہین پن نہین پاپ

بنارسی کے روپ ہمارا الکھ نرنبانند

مراہی روپ سچدانند جی

دیگر

۵۱

ہر ادبر کنوان ادر پیچھے جھلکے ڈوری

پانی بھرتی پنہارن چورا چوری

ڈوری کے ادبر کھرنی چکر کہاوے — وہ مدھر مدھر دھن بولے موہے سہاوے

جب تک وہ ڈوری کنو مین آوے جاوے — تب تلک کنوان وہ نہین سوکھنے پاوے

۵۲

اُس کو مین کے اوپر کھڑی ہزارون گوری

پانی بھرتی پنہارن چورا چوری

جب تک پنہارن کومین کا رہے او پانی ورسے — وہ دیکھے جھلکی ڈور لگی رہے ہرسے

جب پنہارن کچھ کام نہ را کھے گھرسے — تب امرت جل کو جھلکے چھلکے سب ڈرسے

۵۳

وہ نت اٹھ گاگر بھرے بنی رہے گوری

پانی بھرتی پنہارن چورا چوری

جب الٹا ڈول وہ جائے تو پانی آوے — پھر سینچے اپنا باغ امر پھیل پاوے

ہر کہا ہے کا ڈول اور کون نہاوے — جو پورا جوگی ہووے تو موہے بتاوے

اُس کوئین سے کے اوپر نہین سے چلے بر جور ی
پانی بھبرتی پنہارن چورا چوری ۵۴

اُس کوئین پہ گنگا جمنا سرستی ہین
نونا تھ چوراسی سدھ اور بال جتی ہین
اور مہادیو امبا شنی پاربتی ہین
نانا پرکار کی اُس مین بیل بتی ہین

ہیرا وہان کی مٹی سانکر کھوری
پانی بھبرتی پنہارن چورا چوری ۵۵

لاکھون پنہارن ایک ہی وان پنہارا
جسنے پایا وہ نیر تو جنم سودھارا
اُس پنہارے نے سبکو بھبر دی دھارا
سکے بنارسی اُسکی گت اپرمپارا

وہ نہا دسے اُس مین جس کا بتھم اگھوری
پانی بھبرتی پنہارن چورا چوری

دیگر

کیا ہی جھلک دندان مین ہوئی پیارے تیرے مسکیانے سے
برق تڑپنے لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے ۵۱

عجب طلسم ہوا ظالم تیرے اُس پان چبانے سے
شفق کا دم فق ہوا بہت پھولی تھی وہ سرخی پانے سے
مرجان گوہر زمرد نکل پڑے ہر خانے سے
انار کے بھی دانے محتاج ہو گئے دانے سے

دیکھ تیرے دندان کی جھلک اُٹھ گئے لولال زمانے سے
برق تڑپنے لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے ۵۲

بھول جائین جوہری وہ پرکھنا رتن او بھبرن دو لانے سے
کتنے ہی گئے ڈوب وہ ساگر مین بھی غوطہ کھانے سے
دندان تیرے دیکھ پاوین گر کسی بہانے سے
پر نہین واقف ہوسے وہ بھی ایسے دُردانے سے

سوکھ گیا وہ لہو تیرے دانتون کی صفت سنانے سے
برق تڑپنے لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے ۵۳

شرمندہ ہو گئے جواہر دانتون کے چمکانے سے
دیکھے مرشع ساز تو ہیجاے اپنا کام نبانے سے
خون او گلنے لگے ہیرے کیا ہو پچھتانے سے
پر وہ جرأت ہی جڑی لبس خدا کے ہاتھ لگانے سے

یہ

آج مجھے ملگیا مزا اس ہنسی مین مخفین ہنسانے سے
برق تڑپنے لگی اختر رہے مُنہ دکھلانے سے

ٹکڑے ہون یاقوت ترے دانتونکے روبرو آنے سے
پانؤن نے بھی پائی لالی اُس ماہ لقا کے کھانے سے
کرے چنبیلی بات یہ اپنے اور بیگانے سے
اسی واسطے وہ بستی مین آئے ویرانے سے

صہ

یہ دندان نکلے ہین بے بہا خدا کے سنوخزانے سے
برق تڑپنے لگی اختر رہے مُنہ دکھلانے سے

بنارسی نے کہا حال یہ اپنے من متانے سے
تھک جاسکا او نادان تو لامکانسے جانے سے
ان دندانہین دیکھلے خدا مرے دکھلانے سے
یہین دیکھلے نور دندانہین یار کے آنے سے

ایسی صفت دانتون کی کسی سے نہین مرجانے سے
برق تڑپنے لگی اختر رہے مُنہ دکھلانے سے

دیگر

سہ

پان کی لالی سے وہ جھلک دندان مین ترے لالونکی بنی
لعل بدخشان دیکھ کر جسنے کھائین ہیرے کی کنی

آج جو تو ہنسکر بولا تو دہن مین وہ دندان جھلکے
سنتے ہی یہ صفت سو کہ کر ہوش اڑگئے شبنم کے
جگر چھد گیا ہر اک گوہر کا سنو مارے غم کے
کیا طاقت ہی مقابل دندان کے اختر دمکے

سہ

ہر اک جواہر کے اوپر پیارے تیرے دندان ہین غنی
لعل بدخشان دیکھ کر جسنے کھائین ہیرے کی کنی

اگر چنبیلی کو دیکھون تو اُسکا سرخ لباس کہان
جھوٹ نہین بولونگا صنم مجکو کوئی کا پاس کہان
مرجان ٹکڑے ہوا اُسکو جینے کی آس کہان
سچ کہتا ہون مقابل دندان کے الماس کہان

شہ

کیا طاقت گر انکے روبرو چمک سکے کوئی اور بنی
لعل بدخشان دیکھکر جسنے کھائین ہیرے کی کنی

انھین دیکھکر برق تڑپتی ہے وہ آسمان کے اوپر
کسی سے نسبت کبھی نہ دون نہین لاؤن اس بات کے اوپر
صدقے کر دون شفق کو بھی ان دندانکے اوپر
دندان تیرے جھلکتے ہین وہ لامکان کے اوپر

۵۰

شاید تو پیسے جو دانت تو دم مین کر دے فنا فنی
لعل بدخشان دیکھکر جسے کھائین ہیرے کی کنی

گرچہ کوئی یاقوت کو تو زبان کو اسکی کتروا دون
انار کے بھی کہین دانے تو کانکر مین کھاؤن
اور جو کہے گوہر کی لڑی تو اسکو بھی مین چھدواؤن
کسی سے نسبت ندون نہین سنون نہ دانا ظفر مین لاؤن

شارسی گر کہے تو کیا دل مین اسکے اب یہی ٹھنی
لعل بدخشان دیکھکر جسے کھائین ہیرے کی کنی

دیگر

۵۱

پھر ناز و انداز غضب ہی عجب حسن دسکے دم دم
چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

گرچہ حسن تیرے کی صفت کوئی لاکھ طرح سے کرے رقم
کیا طاقت ہی جو اسکے ہاتھ مین ٹھہر قلم لوح و قلم
جاے تعجب ہی جلوہ تیرا جلوہ گر بنا صنم
تیرے نور سے ہوا کوہ طور مین وہ موسیٰ بیدم
ناتھ ملائک ملین حور حیرت کھا کھا کے چھوے قدم
جن و بشر سب تیری تابعداری کرتے ہیں ہر دم

۵۲

سرتاپا تصویر کھینچی قدرت کی تیرے ہی بنا قلم
چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

سر تیرا ہی ہر سر کا سردار ہی تو شاہ عالم
اسکے اوپر تاج و کلغی اور چھتر جھلکے جھم جھم
زلف مسلسل مین وہ پیچ ہین اور تیرے ہر بال مین خم
گویا ناگنی ماہ پر آئی چاٹنے کو شبنم
یا مین زلف کو ابر کہوں یا لام الف یا نثر نظم
یا مین انکو کہون ظلمت یا کہ جادو سے ستم

۵۳

آ کے لاکھون طلسم مین زلفون مین تیرے تیری قسم
چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

دیکھ ترے ماتھے کو فلک پر آفتاب کھاتا ہی شرم
چین جبین سے کرن خورشید کی کانپے ہوکے بھم
صفت کرون ابروونکی تو شمشیر ہی ہو شمشیر علم
یا کہ کمان ہی نیم ہلال کی یا ہی تیغ دو دم
مژہ تیر پیکان مین یا نشتر مین یا برچھی بلم
اک پل مین وہ کرین قتل عام کرین اک پل مین رحم

تیری نظر گر پھیرے تو پھر ہو جائین قتل لاکھون رستم

ملہ — چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

چہرہ کنول انمول کہ جس سے رشک قمر کو ہو و غم
دیکھکے بینی کی تیزی کو ہر اک کا ہو ناک مین دم
رخسارہ پر چھٹا پسینا جیسے دو دریا سے اگم
چشم وہ نرگس کنول سے کھلے ہین گویا باغ ارم
غضب سے چٹک ہی ترے نتھنونکی کہین سطور سے ہم
بات بات مین دل لگی شیرین سخن اور زبان نرم

ملہ — ہر اک آن مین جان نکالے اوا عجائب حسن کا یم
چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

اور جو کرون تعریف ترے دندانکی آکے جان ولم
دیکھ لبونپر پان کی لالی لالونکا رتبہ ہو کم
چاہ زنخدان دیکھکے تیری چاہ مین ڈوبا کل عالم
یادہ گوہر پر بیش قیمت ہیرے کی رقم
خال ذقن پر عقد ثریا ہوا ختم
قد وہ قیامت کہ جس سے سرو سہی کو ہوا غم

ملہ — گلا صراحی دار اور سینہ صاف آئینہ سا او تم
چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

دست وہ نازک کول کلائی حنا ہتیلی مین ہی رقم
ناخن وہ گویا ہلال اور مخمل ملائم سا شکم
دیکھ جھلک قدمونکی ترے پیر وہین آنکر پڑا ہی ہم
دیکھ وہ سرخی خون دل کشتونکا ہو دم مین دم
ناف وہ ساغر کمر چیتے سی وہ زانو نور کے تھم
بنارسی کے مین عاشق ترے نام کا ہون ہمدم

نازکی سے ایڑی تلوے سے تلے ترے پایا آدم
چال مین چھل بل اشارے ترے نہین آفت سے کم

دیگر

ملہ — کوچہ جانان کی دل پر ذرا کسی کے ہوا لگی
رہا پنہان نہ اسکو تا بہ عمر تک دوا لگی

ادا ہوا جی جان سے جسکو پیاری تیری ادا لگی
سدا انالحق کہون زبان سے تجھے وہ پیاری سدا لگی
گدا ہوا وہ عشق کی دل پر جسکے گدا لگی
خودی گئی خدا کی یاد دل پر اب خودا لگی

ملہ — چوٹ عشق کی جسکے دل پر ذرا لگی یا سوا لگی
رہا پنہان نہ اسکو تا بہ عمر تک دوا لگی

طلا کر دیا مس کو خاک پا تیری اسکو طلا لگی
سلائی کیونکر زخم جگر پر جسکے عشق کی سلا لگی
ولا دے اپنا دید طبیعت تجھسے اسے ولا لگی
ملا خاک مین خاکساری جبکو کا بلا لگی

سم
عشق کے بیمارون کو اور کوئی دوا نہ تیرے سوا لگی
رہا پشیمان نہ اسکو تا بہ عمر تک دوا لگی

بلا کرے دنرات عشق کی جسکے پیچھے بلا لگی
ملا کر دان تلوسے تیرے مجکو یہ چاہ بر بلا لگی
بھلا ہو کیونکر وہ جسکو تیغ عشق کی بھلا لگی
چلا لامکان چال قدمون مین ترے چلا لگی

سم
تو ہی شمع مین پروانہ مجکو تو تری وہ لوا لگی
رہا پشیمان نہ اسکو تا بہ عمر تک دوا لگی

انتہا ہی درد عشق کا کہو اسکی کس کو تھا لگی
کتھا چھند دیہی سنگ ملے انھین عشق کی پیاری کتھا لگی
نتھا عشق مین وہ ڈوبا ہرگز اسکی نہ تھا لگی
جتھا دار ہین جو شاعر انھین بات یہ جتھا لگی

بنارسی کو سوا عشق کے اور بات نہین روا لگی
رہا پشیمان نہ اسکو تا بہ عمر تک دوا لگی

دیگر

سلہ
رہے عمر بھر دریا مین نکلے تو خشک گوہر نکلے
صد آفرین ہی جو میری چشم سے موتی تر نکلے

مژہ کی نوکون پر جسدم وہ اشک ہمارے تل نکلے
چشم ہمارے انھین دیکھنے کو جو یہ کھل کھل نکلے
تعجب ہوا جیون خار کے اوپر گل نکلے
اشک جو گلرو نے تو دیدے بھی بلبل نکلے

سم
اگر نکلے الماس تو کیا وہ بھی سو کے کنکر نکلے
صد آفرین ہی جو میری چشم سے موتی تر نکلے

کہو مین کیا کیا تشبیہ ودان جو بن بنکر آنسو نکلے
مینے کہا ہی اشک مری چشمو سے جسطرح تو نکلے
ہے وہ دار کے گویا قطرے سبنت کے جو نکلے
کیا طاقت ہی جو ایسی لڑی بنکے لولو نکلے

سم
کہا جواہر نکلے تو وہ بھی شامل پتھر نکلے
صد آفرین ہی جو میری چشم سے موتی تر نکلے

دیگر

سلہ

میری آہ کا تیر توڑ گردون کو گیا لامکان تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہان تلک

ہوا عشق کا زور جب اس دل پر تو مین نے آہ کری
ساتون فلک کو چیر کر لامکان کی راہ کری
وہان جو دیکھا نور خدا کا اُسنے پاک نگاہ کری
اور جہا نہین نہین تکبیر کسی کی مین نے پناہ کری

سٹہ

عاشق صادق نام مرا یہ روشن ہی کل جہان تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہون مین کہان تلک

عجب مزا پایا ہی جنسے اپنی آہ سوزان کے بیچ
حسن خدائی دکھائی دے ہی میری جان کے بیچ
نہین وہ جلوہ ملک مین دیکھا اور حور و غلمان کے بیچ
نہین مہر مین نہین وہ جھلک ماہ تابان کے بیچ

سٹہ

میری آہ روشن ہی ساتون زمین اور کل آسمان تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہون مین کہان تلک

اسی آہ سے عشق یہ پیدا ہوا اور عاشق نام ہوا
اسی آہ سے جہان مین سارے مین بدنام ہوا
اسی آہ سے ہوا سخن مستانہ مست کلام ہوا
اسی آہ سے وہ پیدا سے وحدت کا جام ہوا

سٹہ

میری آہ ہی لکھی دیکھلو جا کے کلام قرآن تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہون مین کہان تلک

اسی آہ سے کفر توڑ کے کافر کو مارا ہے جنے
اسی آہ سے کیا دشمن پارہ پارہ ہے جنے
اسی آہ سے پایا وہ دل مین دلبر پیارا ہے جنے
اسی آہ سے کردیا فنا نخ سارا ہے جنے

بنارسی کہے جہان وہ حق ہی میری آہ ہی وہان تلک
بے ادبی اب بہت سی ہوئی کہون مین کہان تلک

دیگر

سلہ

ہم عاشق ہین نہ چھیڑو چھیڑ کے پچھتاؤ گے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤ گے تم

اگر تم ہمکو چھیڑوگے تو نکلے گی اس دل سے آتش آہ
آہ نکلے گی وہ جس سے کل جہان ہو ویگا تباہ

کہان بھاگ کر جاؤگے تم پھر کہین نہین پاؤگے راہ
جسنے عاشق کو چھیڑا وہ نہین بچا ہر گز واللہ
حق اللہ یہ بات ہی اسکا ہی اللہ ہی گواہ
قسم خدا کی بات یہ کل جہان کو ہی آگاہ

شعر

نہین واجب نہین ہی عاشقونکو زور دکھلانا
اگر تم زور دکھلاؤ تو پھر مت کور دکھلانا
جو ہووے ناتوان اسکو نہ زور اور شور دکھلانا
جو مانگے عشق سے میدان تو اسکو گور دکھلانا

ٹیک

عاشق کے دل کو ستانے سے ہرگز نہ چین پاؤگے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤگے تم

شب و روز ہم آپ مرے سہتے ہین پھر تمکے مارے
ابھی آہ گر کرونگا تو برسینگے فلک سے انگارے
میری آہ سے ڈرین اولیا پیر پیمبر بھی سارے
ہمین ستانا تمہین نہین واجب ہی میرے پیارے
کوئی بچیگا نہین مر جاوینگے کل بن مارے
اسی واسطے نہین بھرتا ہون نہین آہونکے نعرے

شعر

ابھی اگر آوے گردون کل جہان پلمین اولٹجاوے
یہ سو سم سب اولٹجاوے سمان پلمین اولٹجاوے
زمین اور یہ ہوا اور یہ آسمان پلمین اولٹ جاوے
ہر اک دریا اولٹ جاوے تبان پلمین اولٹ جاوے

ٹیک

ہم تو آپی جلے ہین ہمکو اور بھی جلاؤگے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤگے تم

چھپیا شمس قمر گردوہ ملتان اتنیک جلتی ہی
اور چھپیرا سہرا کو دلی ادہر سے ادھر اچھلتی ہی
میری آہ سے شمع ہی روشن آتش تبک بلتی ہی
وہاں سے آتش دیکھلو اتنیک نہین نکلتی ہی
عاشق صادق کے آگے رستم کی نہین چلتی ہی
کافر کو یہ جلا دیتی ہی اور مجھکو بھلتی ہی

شعر

نکالون دل سے جب کر باپ یہی آہ سوزان کو
گردون مین خاک ساکرون آہ سے بستی و ویران کو
جلا ڈالون ہزارون کوس تک جنگل بیابان کو
قیامت آہ سے گردون دکھاؤ نہین وہ طوفانکو

ٹیک

چھیڑ چھاڑ کروگے عاشق سے تو گھبراؤگے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤگے تم

جیسے عاشق کو چھیڑا پھر اُسکا گھر برباد ہوا — گیا شہر سے نہین وہ دنیا مین آباد ہوا
دوزخ اُسکو ملی اور وہ بہشت سے بیداد ہوا — نام اُسیکا جہان مین کافر اور جلاد ہوا
یہ ہی سخن عاشقونکا اسیر جس جس کو اعتقاد ہوا — دونون جہان مین اُسیکا بھلا ہوا دلشاد ہوا

شعر

صدا یہ عاشقونکی ہی بھلا ہووے بھلا ہووے — ادا پر اُسکی یہ دل دیکھیے کسدن ادا ہووے
اُسی کا نام روشن ہو جو الفت مین جلا ہووے — کہے یہ چھند دیبی سنگھ مرا دلبر خدا ہووے

بنارسی یہ کہے اگر ناپاک عشق لگاؤ گے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاؤ گے تم

دیگر

سلہ
خدا تو ہی برحق تو مین بھی حق زبان سے کہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر سے رہتا ہون

اگر تو ہی آتش تو مین بھی اُسیکا انگارا ہونگا — طلا جو تو ہی تو مین زیور تیرا پیارا ہونگا
گر تو ہی سیماب تو مین بھی صنم پارا پارا ہونگا — آہن تو ہی تو مین بھی بنا ترا آرہ ہونگا

سمہ
جو تو ہی دریاؤ تو مین وہان موج روان ہو بہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر سے رہتا ہون

تو ہی تو دم مین دم تو مین بھی آدم کہلاتا ہون — حسن جو تو ہی تو مین جلوہ تیرا دکھلاتا ہون
گرچہ تو خاموش ہے تو مین نہین زبان ہلاتا ہون — تو ہی ہی میرا تو مین اب پیارے ترا کہلاتا ہون

سمہ
تو ہی نہین غم کھاے تو پھر مین جہان مین کسکی سہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر مین رہتا ہون

تیرا نہین کوئی دین تو میری ذات کا کون ٹھکانا ہی — تجھے نہ جانا تو پھر مجکو کسنے پہچانا ہی
تو ہی فقر تو میرا دل فقیر تیرا دیوانہ ہی — تو ہی لامکان تو پھر سے مکانکو کسنے جانا ہی

سعہ
تو ہی سانولیا ساہ تو پیار سے مین نرسی مہتا ہون
آب جو تو ہی تو مین بھی لہر بہر مین رہتا ہون

تو ہی شمس تو مین بھی شمس تبریز جہان مین آیا ہون
اگر تو ہی ناپید تو مین بھی نہین کسی کا جایا ہون
مجھ مین تو ہی اور مین تیرے بیچ سمایا ہون
بنارسی کہے جو تو قدرت ہی تو مین بھی مایا ہون

تو نے پکڑا ہاتھ مرا مین بازو تیرا گہتا ہون
اب جو تو ہی تو مین بھی لہر بحر مین رہتا ہون

دیگر

خدا تو گر ہی عشق تو مین عاشق ہون ہر نورانی کا
نشان جو تو ہی تو مین پتلا ہون تجھ لاثانی کا
سلہ

گر تو راز نہان ہی تو مین پوشیدہ اس تن مین ہون
تو ہی چاہ تو مین بھی ڈوبا پیارے چاہ ذقن مین ہون
تو ہی گلستان تو مین بھی غنچہ اپنی گلشن مین ہون
بھلا تو تو ہی تو مین بھی ہر دم اسی لگن مین ہون

تیری نہین تصویر سے مجھے کھینچے یہ نہ رتبہ مانی کا
نشان جو تو ہی تو مین پتلا ہون تجھ لاثانی کا
سلہ

تو ہی پاک تو میرا بھی دل صاف مثل آئینہ ہی
اگر تو دانشور ہی تو دل میرا دانا بینا ہی
جان جو تو ہی تو میرا تیرے ہاتھ مین جینا ہی
بلند ہی تو تو میرا تیرے بام پر زینا ہی

تو ہی موج دریا تو مین بھی ہون وہ بلبلا پانی کا
نشان جو تو ہی تو مین پتلا ہون تجھ لاثانی کا
سلہ

تو ہی خدا تو مین بھی تیرے سے جدا نہین حق جانا ہون
تو ہی دوست میرا تو مین تیرا یار کبھی ہر اک آشنا ہون
یقین تو ہی تو مین ثابت اپنے ایمان سے ہون
تو ہی تصور تو مین بھی پورا اپنے دھیان سے ہون

تو ہی لباس ننگ سے مجھے ہی شوق تن عریانی کا
نشان جو تو ہی تو مین پتلا ہون تجھ لاثانی کا
سلہ

تو ہی ایک تو مجھ سا دوسرا اور جہان کونسا ہی
دیتی سنگ کہین بغیر تیرے میر جان مین کونسا ہی
کلمہ تو ہی تو میرے سوا قرآن مین کونسا ہی
ناتوانی مین اور طاقت توانی مین کونسا ہی

یہی سخن ہی ورد عاشق بنارسی حقانی کا
نشان جو تو ہی تو مین پتلا ہون تجھ لاثانی کا

دیگر

۱ہ

تخم لال یاقوت کی ٹھنی برگ زمرد موتی گل
پھل سے لٹکے مینو کے جسمین جو دیکھے سے لیلے بالکل

شبنم ہی الماس کی اُسکے برگ برگ پر پڑی ہوئی
جسکے ہاتھ مین اُس درخت کی ایک بھی پار چھڑی ہوئی

ہر اک شاخ کندن اور نیلم کی ہی اُسمین جڑی ہوئی
سات بادشاہت سے بھی وہ قیمت اُسکی بڑی ہوئی

۲ہ

اُس درخت کے میوے سے ہر دم سٹکے توحید کی مل
پھل سے لٹکے مینو کے جسمین جو دیکھے سے لیلے بالکل

نبی مرصع کی زمین اور فوارے بلور کے ہین
پھنگی ہی پارس کی اُسمین رکھوالے سب حور کے ہین

اُس درخت کے اوپر بیٹھے ہر اک جانور نور کے ہین
وہ درخت نزدیک ہی اُسکے خریدار سب دور کے ہین

۳ہ

سودا اُسکا سنے وہ باہر کرے نہ جو کوئی شور و غل
پھل سے لٹکے مینو کے جسمین جو دیکھے سے لیلے بالکل

اُس درخت کو ہمنے تو آب حیات سے سینچا ہی
کسی سے کچھ نہین کام لیا اپنی ہی ذات سے سینچا ہی

بڑی مشقت کری ہی اپنی کرامات سے سینچا ہی
کیا کوئی جانے اسکو کہ کون دھات سے سینچا ہی

۴ہ

ہوا وہ جب تیار تو شیدا اُسپہ ہوا ہیہ دل بلبل
پھل سے لٹکے مینو کے جسمین جو دیکھے سے لیلے بالکل

اُس درخت کے سائے مین ہم تا نک لسا رے سوتے ہین
جہان پر اپنا دل چاہے ویسے ہی شجر سب بوتے ہین

اگرچہ جائین کہین تو پھر ہم اُسی تخم کو بوتے ہین
نبارسی یہ کہے کہ اُسپر قرآن پڑھتے طوطے ہین

اُس درخت کی ہوا لگے تو جگر کی آنکھین جاوین کھل
پھل سے لٹکے مینو کے جسمین جو دیکھے سے لیلے بالکل

دیگر

۱ہ

تخم خدا اور شاخ پیمبر برگ اولیا ولی ہین گل
پھل ہین اُسمین فقیر اوسے فرق نہ وہ سمجھین بالکل

اوپر اُسکا بیج ہی اور نیچے اُسکے لٹکین ڈالی
اختر کی شبنم ہی اُسکی برگ برگ پر اوجیالی

ماہ و مہر جو کہ دیتے ذرات کرین ہین رکھوا لی — نقشہ اُسکا نوین ہی جسکی دو جہان مین ہی لالی

سه — اپنے اپنے دین سکے پیچھے کرین ہین اُس پر شور و غل
پھل ہین اُسمین فقیر پورے فرق نہ وہ سمجھین بالکل

زمین اُسکی آسمان ہی جہان سے یہ کُل جہان ہوا — وہان سے جسکا نور تو مین بھی اگر پیدا وہان ہوا
فخر ہی اُسکی خوشبو جسنے پائی وہ پھر نہان ہوا — شرح ہی اُسکی طرح طرح داری سے جو عیان ہوا

سه — وحدت کی لذت اُسمین لیتا ہی مرا یہ دل بلبل
پھل ہین اُسمین فقیر پورے فرق نہ وہ سمجھین بالکل

جز اُسکی بابا آدم جس سے اس آدم مین دم ہی — سایہ اُسکی قدرت اور عالم جسکا ایک عالم ہی
ہوا ہی ما ما حوا جسے چھو گئی اُسے پھر کیا غم ہی — یاد آلہی جو کہ کرے وہ ان باتون سے محرم ہی

سه — نظر اسیکو آوے جسکی غفلت کا پردہ گیا کھل
پھل ہین اُسمین فقیر پورے فرق نہ وہ سمجھین بالکل

صدا ہی اُسکی قرآن جسنے سنی اُسے پھر ہوش ہوا — دل مین اپنے غور کیا کچھ سمجھ کے وہ خاموش ہوا
راز اُسی کو کھلا کہ جسکا ذرا ادھر کو ہوش ہوا — زبان سے کچھ نہین کہہ سکتا جو دل مین جنون اور جوش ہوا

بنارسی کہے اُسکے میوے مین تو بھری ہی رحم کی مل
پھل ہین اُسمین فقیر پورے فرق نہ وہ سمجھین بالکل

دیگر

سه — بُرا کیا تو بھلا ہوا چوری کرنے سے شاہ سے نے
گدا سے ہو گئے بادشاہ بندے سے اللہ سے نے

ذات سے ہو بلے ذات جو کوئی تو اُسکا وہ دین بچے — شکل شباہت بگاڑے تب چہرہ رنگین بنے
ایمان سے چھوڑے ایمان کو پورا جبھی یقین بنے — لو مین شعلے نور کے جلین تو وہ لولین بنے

سه — زبان گئی تب بولن لاگے پھولے نین نگاہ سے نے
گدا سے ہو گئے بادشاہ بندے سے اللہ سے نے

کر کے غور دیکھا جسنے تو خدا سے بڑا صواب سے نے — لاجواب اگر صنم سے ہو تو خوب جواب سے نے

ہم وحدت کہتے ہین اُسے جو اشک سے میرے شراب بنے
لذت شیرین سے ملے جب جلکے جگر کباب بنے

[illegible]
تجانے سے بہشت اور مےخانے سے درگاہ بنے
گدا سے ہوگئے بادشاہ بندے سے اللہ بنے

سر کو کاٹ کے دست پہ اپنے رکھتے تو سردار بنے
مال ملکے سب ترک کر بیٹھے تو زردار بنے
طائر دل کو کبھی نہ اڑنے دے تو وہ پردار بنے
زندہ اُسکو سمجھتے ہین ہم جو مردار بنے

[illegible]
چلن سے جب بدچلن ہوئے تو لامکان کی راہ بنے
گدا سے ہوگئے بادشاہ بندے سے اللہ بنے

جسے کہین سب حرام ہمنے دیکھا وہی حلال بنے
گھول کے جسنے لگالی سیاہی پھر وہ لال بنے
چوک ہوئے پامال جہان مین وہ صاحب کمال بنے
بنارسی کے سخن پر کیا طاقت کوئی خیال بنے

زمین سے ہوگئے آسمان اور اختر سے ہم ماہ بنے
گدا سے ہوگئے بادشاہ بندے سے اللہ بنے

دیگر

[illegible]
ہین عاشق ہون رنج و الم کا گر یہ میرے پاس نہو
مجھ مریض کو تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

بےچینی سے الفت ہی بیکلی سے یارانہ اپنا
ہجر ہی اپنا دوست اور وطن ہی ویرانہ اپنا
آہ کی نقدی پاس ہین ہی کھانا ہی غم کھانا اپنا
جینا یہی ہی کس کے اوپر جی جانا اپنا

شعر

فرقت یار وہ کیا کیا مزے دکھلاتی ہی
بےقراری ہی مرے دل کو بہت بھاتی ہی
وصل ہوتا ہی تو وہ بات چلی جاتی ہی
انتظاری سے طبیعت مری گھبراتی ہی

[illegible]
رنگ زرد نہین ہوا اپنا اور چہرہ مرا اُداس نہو
مجھ مریض کو تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

جو عاشق صادق ہین اُنکی زیست جانکا کھونا ہی
یہی خوشی ہی جو اُس دلبر کی یاد مین رونا ہی
خاک کے سونے سے بدتر بنا اور چاندی سونا ہی
وضو سے بڑھکر ہمین اشکون سے منہ کا دھونا ہی

شعر

پلک کے ہم آنسو جو رخسار پر ڈھلکتے ہین — تو ہیری آنکھ مین جو ہر ہر اک چمکتے ہین
یہ مست دونون ہین اور دوجہان کو تکتے ہین — دوا سے دیدہ کے ہین اب آبلہ جھپکتے ہین

سم

جور و ظلم اور جفا مین اپنا درست ہوش و حواس نہو
مجھ مریض کو — تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

پیاس ہماری بجھتی ہی اس خون جگر کے پینے سے — واقف ہوا ہون مین اپنی چاہ کے ذرا فہم [illegible]
کام نہین کا تسی سے مجھے نہین سکے اور مدینے سے — اور نہ آرزو ہمین مرنے کی نہ مطلب جینے سے

شعر

آتش عشق سے جلکے جگر تر ہوتا ہی — زیر سایے سے شبنم کے یہ زر بر ہوتا ہی
او سلیے خبری سے دل ہرگز نہ خبر ہوتا ہی — نفع ہی عشق مین یہ ہی جو ضرر ہوتا ہی

سم

گرچہ قتل نہین ہووین ہم تو کام عشق کا راس نہو
مجھ مریض کو — تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

درد ہمارا دلبر ہی ہر وقت اسی سے یاری ہی — بے دردون سے کبھی اپنی کچھ نہین گلہ گذاری ہی
سولی پر منصور نے وہ انا الحق سدا پکاری ہی — جان گئی تو — بلا سے نام تو اُسکا جاری ہی

شعر

عشق بازی مین اگر جان کی بازی ہو جاسے — تو طبیعت یہ مری خوب سی راضی ہو جاسے
چاہیے ہمپر ہو جفا یا دغا بازی ہو جاسے — رضا مین راضی ہین اُسکے جو وہ راضی ہو جاسے

بنارسی کہے اگرچہ میرا مرشد دینی داس نہو
مجھ مریض کو — تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

دیگر

کہا یہ مجھسے رنج نے گرچہ عاشق میرے پاس نہو
سلہ
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو

عشق ہی میرا مکان اور مین رہتا ہون اُسی کے خانے مین — وہ نہین عاشق کہ جیسا [illegible] ہین

تیر مین کیا ہی لطف مزا ملجائے جو رہو فسانے مین
سوگیا مجنون اور وہ طاقت نہی رہی ستانے مین

بستی مین نہین گذر عاشق ہین مست ویرانے مین
ابتک جسکا نام روشن ہی سفوز مانے مین

شعر

ہی کہان تکلیف وہ تلوون مین جو چبھتے ہین خار
رنج یہ کہتا ہی عاشق وہ کرے جو جان نثار

ہنس پڑا منصور تو شرما گئی اس جا پہ دار
ہر قدم پر تیر ہو پر دل مین ہو وے ذکر یار

۵۲

چوٹ نہ عاشق سہے اور اپنا خون پینے کو پیاس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو

دم بھر کا ہی رنج اور پھر راحت ہی قیامت تک بابا
رنج یہی کہتا ہی جو عاشق پکا ہو تو ادھر کو آ
سر کو کاٹ کر سرمد نے جسوقت ہتیلی پر رکھا

اٹھالے سر پر الم تو دیکھے لطف اسمین کیا کیا
ظلم سے مطلق نہ ڈرا اور خوف نہ اپنے دل مین کھا
اسی وقت سے نام مطلق نہ بادشاہ کا رکھا

شعر

کر دیا تختہ تباہ دہلی کی اب اڑلی ہی دھول
دیکھیے اب اس گلستان مین وہ کب آ دینگے پھول

کیا خطا سرمد کی تھی تھی شاہ کی مطلق یہ بھول
گر کرے یہ عرض عاشق تو خدا کو ہو قبول

۵۳

رنج نے یہ فرمایا عاشق کو سہا کچھ پاس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو

آرے سے چر جائین نہین گھبرائین جو عاشق ہین پکے
کبھی نہ نکلین مکان سے گر وہ لاکھ وضع کے دین دھکے
جیسے جواری ہار کے جو ردہو جاوین ہین بھوبکے

سینہ سامنے کرین دلبر جو چوٹ مارین تک کے
در یار کو چھوڑ نہین جائین وہ کعبے اور مکے
تو بھی اپنی زبان سے کہا کرین وہ بوسے چھکے

شعر

عشق مین بازی ہی سر کی کام دولت کا نہین
جسنے اپنا سر نہ بیچا کچھ مزا چکھا نہین

اس سے بہتر کھیل جنے اور کوئی دیکھا نہین
عاشقون نے جیتے ہی جی تن بدن رکھا نہین

۵۴

لاکھ وضع کے صدمون مین گر درست ہوش و حواس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر راس نہو

خاک مین گر ملجاوین گو تسے گل ہو کرکے نکلتے ہین
روشن ہون کل عالم مین جو کھڑے عشق مین بلتے ہین
دیبی سنگھ کے سخن پہ شاعر ہر اک ہاتھ کو ملتے ہین

عجب ہین عاشق مرگ کے بعد بھی پھولتے پھلتے ہین
انکھین دیکھکر جو تیمر ہون تو وہ بھی پگھلتے ہین
چارون طرف سے واہ واکرین اور بہت اچھلتے ہین

شعر

یہ کلام معرفت ہی رنج سے راحت ملے
ہم اگر کھالے تو اسکو روز نعمت ملے

جو کہ ڈوبا چاہ مین تو پھر اسے چاہت ملے
دید اس دلبر کی جیتے جی اور تا قیامت ملے

رنج یہ بولا بنارسی سے گر تو پھرا اداس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پھر اس نہو

دیگر

۵۱

باغ باغ ہوا باغ آپ جب آئے باغ ارم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

زلف مسلسل دیکھ پیچ مین آیا سنبل چمن کے بیچ
پھول رہی ہی پھلواری وہ پیارے تیری پھبن کے بیچ

نین سے تیرے شرم دی نرگس کالے ہرن کے بیچ
قد پر صدقے کردن مین سرو سہی گلشن کے بیچ

شعر

کرون لب پر تصدق لال گل لالے کے دو ٹکڑے
اگرچہ مسکرا کے اور کرے کچھ بات تو ہنس کے

اور دندان سو تیا دیکھے تو اسکی آب سب اترے
تو ہووے بیکلی ہر اک کلی پھوٹے کھلین غنچے

۵۲

کون وہ ہی خوشبو جو بسی ہی نہین ترے دم قدم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

رخسارون کو دیکھ گلے گل گلاب تیری لگن کے بیچ
بھرا ہوا ہی چاہ حسن کا آنکی چاہ ذقن کے بیچ

صدا سنے تو ڈھنے مرطوطی آگ لگا لگن کے بیچ
ڈوب گئے ہم نہ دہشت کری ذرا اس شکنے بیچ

شعر

فدا دل ہی گل رخسار ترے او پر ہر اک گل کا
چھپین وہ تھتھے اور تھی نخل ہو تجمل کا

دکھا یا دکھاری اور پلا دے جام اس مل کا
کھلین پر بال قمری کے کہاں لے مان بلبل کا

سم
شاخ شاخ ہو ہری شجر کی لگے قلم ہر قلم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

نظر پڑی جس وقت گلستاں کی تیرے پیرہن کے بیچ
وہ ہی نزاکت آپ میں ہے کہاں جو ہی یاسمن کے بیچ
چاک گریباں کیا غش کھا کے گرے گل چمن کے بیچ
بن بن گئے سب پھول پھوٹے بن ترے جو بن کے بیچ

شعر

ہوا ہر غان چمن کا داغ تر بو سے
خفت میں کس طرح تیری کرون کان مو سے
مہک آنے لگی الفت کی وہ تجھ گل رو سے
خار کی بات نہ تو نے کبھی کری مو سے

بم
لگی چاٹنے تلوے تیرے آئی تری شبنم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

مرحبا یا دل ہرا ہوا ہوئی گلزاری گلبدن کے بیچ
جھک جھک کے سب گر پڑ ڈالیاں سجدہ کو خزن کے بیچ
خزاں کا بالکل نام نہیں رہا گاؤں کے وطن کے بیچ
کہے دیبی سنگھ خیال توحید معرفت سخن کے بیچ

شعر

کھلا نقشہ مرے دلبر یہ وہ تیری صفائی کا
کسی کو تاج بخشا اور کسی کو تخت شاہی کا
لبی تصویر آنکھوں میں اور ہے جلوہ الٰہی کا
گدائی ہمکو دی جسمیں دیا دعوی خدائی کا

نیارسی کے غضب جھلک ہے ترے قد کے یادم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

دیگر

سام
کوچۂ جاناں میں گر کوئی دھر کے ذرا قدم نکلا
پھر وہ نہ نکلا اسی کوچے میں اسکا دم نکلا

یہ ہے راستہ سخت گر کوئی اسمیں ناگہاں آن پڑا
کہیں طپش میں تپے کہیں کانٹوں کا نظر میدان پڑا
جان بوجھ کے پھر وہ دیتا ہے اسی میں جان پڑا
قدم قدم پر اب ہمکو لطف عشق کا جان پڑا

شعر

نہیں گلشن سے کچھ بہتر ہیں یہ عشق کے کانٹے
یہ فرش خار کے تحفہ ہیں سجھے مخمل سے

کہون مین کس سے سنئے کون عشق کے قصے — جو دیکھے حال ہمارا تو قیس بھی رووے

ربا وہان کا وہین دیکھنے جو اپنا ہمدم نکلا
پھر وہ نہ نکلا اُسی کوچے مین اُسکا دم نکلا — ص

مزا چاہ کا جسنے دیکھا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا — بحرِ عشق مین جو تیرا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
اشکِ چشم سے جسکی بہتا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا — چاہ ذقن پہ جو شیدا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا

شعر

بحرِ الفت کا کسی کو بھی کنارا نہ ملا — یا خدا تا خدا کا وہان پہ اشارا نہ ملا
کشتی ہرگز نہ ملی کچھ بھی سہارا نہ ملا — مقامِ مطلق نہ ملی دم بھی گذارا نہ ملا

لگا نہ پھل بیڑا اُس جا پر سے نہ کوئی آدم نکلا
پھر وہ نہ نکلا اُسی کوچے مین اُسکا دم نکلا — ص

عشق کو جو دیکھا تو کھڑا ہی ہے سے سر پر دار لیے — حسن کو دیکھا تو وہ دھمکاتا ہی تلوار لیے
زلف یہی کہتی ہے کہ مین نے کتنے ہی عاشق مار لیے — چشم اشارے کرے ہین جادو کے ہتیار لیے

شعر

کون اس قتل کے میدان سے نکلجاویگا — کس طرح کا کل پیچان سے نکلجاویگا
نہ کوئی عشق کے طوفان سے نکلجاویگا — نہ نکلجائیگا گر جان سے نکلجاویگا

تان کے ابرو کو جبپر وہ لیکے تیغ دو دم نکلا
پھر وہ نہ نکلا اُسی کوچے مین اُسکا دم نکلا — ص

قتل ہوا وہ جسنے اس میدان مین آکے قدم مارا — گرا زمین پر نہ اُسنے آہ کی اور نہ دم مارا
اُسکے حسن کے عالم نے ایک عالم کا عالم مارا — کہے دیبی سنگھ گیا مین بھی اسمین اُسدم مارا

شعر

عشق نے دار پہ منصور کو چڑھایا ہے — حسن نے یار کے کوہِ طور کو جلایا ہے
نور نے جسکے ہر ایک نور کو تپایا ہے — شور اُسنے ہی شور کو تپایا ہے

بنارسی کر ترک جہان کو سیدھا راہ عدم نکلا

پھر وہ نہ نکلا اُسی کوچے سے اُسکا دم نکلا

دیگر

سلہ

زلف سیہ سے مار سیہ ہین چشم سے لالی گل مین ہی
نقشہ قدکا قیامت دھوم یہ عالم کل مین ہی

سر سے سر وار ستے پیشانی سے جلوہ خورشید
ابرو سے کی کمان اور پیدا ہوا فلک پہ ماہ عید

چین جبین کی وہ ہی تکرار یہ جسکی دید و شنید
خنجر مژگان نے پائی باڑ ہم کیا لاکھون کو شہید

شعر

ہی قرآن مین وہ جو بسم اللہ ابرو سے تھی
اور صفت کیا کیا کرون مین کچھ کہا جاتا نہین

اور علی کی تیغ بھی واللہ ابرو سے تھی
جو چلا جھک کے تو اُسکی راہ ابرو سے تھی

سلہ

پھر گل کا چرچا گل رہتا ہی تو ہر بلبل مین ہی
نقشہ قدکا قیامت دھوم یہ عالم کل مین ہی

مژہ سے پیکان بنے ہین نشتر کھنچے رگ جان پر آکر
نگہ سے وہ تلوار چلی سو لگی نیچان پر آکر

ٹھانا کبھی اُسدم کھٹکنے لگے مرے دان پر آکر
آہ بھی مطلق نہ ٹھہری میری زبان پر آکر

شعر

ہی [illegible] وہ تیری چتون مین اے رشک قمر
لگ گئی جس شخص کی وہ آنکھ تیری آنکھ سے

ہو رہا جس سے جہان کے بیچ مین جادو سحر
پھر اُسے تیرے سوا کچھ بھی نہین آتا نظر

سہ

وہی ذکر بیچا [illegible] مین اور وہی صدا قلقل مین ہی
نقشہ قدکا قیامت دھوم یہ عالم کل مین ہی

بینی ہے بنا الف تر سے تیغ سے وہ پیدا نور ہوا
لب سے لعل بنے یاقوت وہ دہن [illegible] ہوا

جسکی جھلک سے گرا موسی اور خاک کوہ طور ہوا
اور دندان سے بنے گوہر تو کیا ہی ظہور ہوا

شعر

ہی چمک [illegible] دن مین اے پیارے تیرے دندان سے
اور زبان سے برگ گل پیدا ہوا رنگین وہ

برق بھی چمکی وہ ہین دانتون مین تیری شان سے
ہر سخن شیرین ترا نکلا ہی کیا ہی آن سے

ٹیپ

بادِ صبا کہتی ہی یہی اور یہی ذکر ہر گل مین ہی
نقشہ قد کا قیامت دھوم یہ عالم کل مین ہی

چاہ ذقن سے عاشق صادق کے دل مین وہ چاہ پڑی
گلے سے مینا بنا صراحی بھی اُسکے ہمراہ ہوئی

لگا جھانکنے کوئین جن جسکی ادھر نگاہ ہوئی
کیہ دیتی سنگم صفت کس سے تیری اللہ ہوئی

شعر

تھک گئے لاکھون ہی شاعر کر کے سب تیرا بیان
کسکی طاقت ہی جو ہو آگاہ تیرے حسن سے

ہر نہ پایا راز تیرا تو تو ہی راز نہان
ایک جھلک مین گر پڑا موسیٰ بھی ہو کر ناتوان

بنارسی نے یہی لکھا کب کا شائق رنگو گل مین ہی
نقشہ قد کا قیامت دھوم یہ عالم کل مین ہی

دیگر

ٹیپ

عاشق مین ہون اُس گل کا جس گل پر فدا ہین سارے گل
بہار ہین بھی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

سدا ہے سرسبز وہ اُسکی مہک سے مستانہ پن ہو
ادا سے اُس شمشاد کی عاشق مین تجھ عاشقانہ پن ہو

دیدار اُس گل کی کرے تو دل مین دیوانہ پن ہو
کیون نہین غنچے کھلین جب اُسمین مسکرانہ پن ہو

شعر

بنالے کیون نہ اُس گلشن مین قمری آشیان اپنا
نہین صیاد کا کچھ ڈر نہ مطلق خوف جان اپنا

گل گلزار گلزر وا درجہان ہو باغبان اپنا
مکان ہی لامکان اپنا نشان ہو بے نشان اپنا

ٹیپ

غنچے بھی یہی چٹک چٹک کے کرین چمن مین شور و غل
بہار ہین بھی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

پیچ سے زلفِ سیہ فام سے دامِ عشق بچا ن بچا ہے
بال سے آگے وبال سنبل پر جو زلف پیچان بچا ہے

مشک ختن بھی مہک زلفو کے وہ پریشان بچا ہے
نافۂ آہو کا منہ کالا ہو گھاس [illegible] بچا سے

شعر

پڑے سے چھو مردہ اُسکے رخنۂ زلفو کا جو منہ کھولے
تو عشرت کا ہنڈولا دیکھ کر گھاس [illegible] جھولے

اور کاکل سنبل کالا نہ منہ سے اپنے کچھ بولے
یقین یہ ہی کہ پیچ پیچ کے لیے اپنے زہر گھولے

ٹیپ
زلف عنبرین ہی یا سوسن گل ہو تری کاکل کا گل
بہار ہین بھی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

چشم سے نرگس شرمندہ ہو سر کو جھکا کے کھڑا رہے
قد سے سرو صنوبر گلشن مین گڑ جا کے کھڑا رہے
آنکھ اُس گل سے کبھی بالکل نہ ملا کے گھبرا رہے
دہن سے غنچہ تنگ ہو کے شرما کے اکڑا رہے

شعر

صنعائی دیکھکر اُسکی سمن میلا ہو گلشن مین
حنا دیکھے ہتیلی کو تو خون اوگلا کرے من مین
وہ نازک پن نہ جو ہی مین جو کچھ ہی یاسمن کے تن مین
صدا اُسکی سنے طوطی تو پھر بھاگ کے کوئی بن مین

ٹیپ
شاخ شاخ پر ہی چہچہے کرتا ہی شیدا بلبل
بہار ہین بھی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

رشک چمن گلبدن کو گل دیکھے تو گریبان چاک کرے
گر چہ کوئی مرغان چمن جو اُس سے محبت پاک کرے
بہار گلستان کا وہ اکدم کھڑے مین دہشتناک کرے
بکہ عشق کا خدا اُس عاشق کو بیباک کرے

شعر

صبا آئی جو گلشن مین تو اُسکی کیا بن آئی ہی
مطلق خار گلشن مین نہ کچھ گل کی بڑائی ہی
نہین واقف تھی جس بو سے وہ سب اُسمین سمائی ہی
نہین گل مین لگا وہ بل وہان جلوہ خدائی ہی

ٹیپ
تہارسی کو اُس گلرو نے پلا دیا وہ جام مل
بہار ہین بھی نہ جسکے نام خزان کا ہی بالکل

دیگر

ٹیپ
زلف کو تیری مار کہے تو مار مار سے کٹواؤن
سنبل پیچان کہے تو پیچ مین مین اُسکو لاؤن

قد سے سرو کی نسبت دے تو کھود کے اُسکو گاڑون مین
جمال سے نسبت جو قبل کی لاے اُسے اتاڑون مین
اگر صنوبر کہے تو چمن سے ابھی اُجاڑون مین
نخچہ مرجان کہے تو دست سے ابھی اُکھاڑون مین

کاکل کو گر دام کہے تو پیچ مین اُسکو الجھاؤن

سنبل پیچان کہے تو پیچ مین مین اُسکو لاؤن ٥٣

چشم کو نرگس جو کہے تو انکھ کو اُسکی پھوڑون مین — دندان گوہر کہے تو دانت سب اُسکے توڑون مین
دھن کو غنچہ کہے تو اُسکے منھ کو پکڑ مروڑون مین — جان کے نسبت یہ دے تو جان نہ اُسکی چھوڑون مین

اگر تری کاکل اُسے الجھے تو کیونکر اُسکو سلجھاؤن
سنبل پیچان کہے تو پیچ مین مین اُسکو لاؤن ٥٣

ذقن کو تیرے چاہ کہے تو کنوین مین اُسے ڈباؤن مین — پیشانی کو کہے خورشید تو اُسے گھٹاؤن مین
گال کو بیتا کہے تو گردش اُسکی بھی بتاؤن مین — بینی کو گر الف کوئی لکھے تو اُسے مٹاؤن مین

گیسو کو کہے گھٹا تو اُسکا گھٹا کے رتبہ مین آؤن
سنبل پیچان کہے تو پیچ مین مین اُسکو لاؤن ٥٤

زبان کو تیری کہے برگ گل اُسکی زبان نکالون مین — ہلال ابرو کہے اُسکے ٹکڑے کر ڈالون مین
سینے کو کہے آئینہ تو اُسے نہ دیکھون ٹالون مین — کمر کو تیری اگر مو کہے تو اُسے چھپالون مین

بنارسی کہے ترے بال کی کہین کچھ نسبت سن پاؤن
سنبل پیچان کہے تو پیچ مین مین اُسکو لاؤن

دیگر

رنج کو ہم راحت سمجھے اور درد کو ہم دلبر سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی کو زر سمجھے ٥٥

الم کو سمجھے عیش اور مرنے کو زندگانی سمجھے — جفا کو سمجھے وفا خفگی کو مہربانی سمجھے
جھوٹ کو سچ سمجھے لباس کو تن کی عریانی سمجھے — آب کو ہم سمجھے آتش آتش کو پانی سمجھے

زہر کو سمجھے زہرہ اور کمزور کو زور آور سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی کو زر سمجھے ٥٢

مردے کو زندہ سمجھے اور ستم کو ترا رحم سمجھے — جہان کو سمجھے فنا ہر دم کو ملک عدم سمجھے
بدی کو سمجھے نیکی دشمن کو اپنا ہمدم سمجھے — جہان یہ سمجھے وہان پر ہم تو ہی صنم سمجھے

نادان کو دانا سمجھے اور فکر کو اپنا فخر سمجھے

سم	غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی کو زر سمجھے	
	گل کو سمجھے داغ داغ کو ہم اب گلدستا سمجھے	اُجاڑ سمجھے شہر کو اجڑ کو بستا سمجھے
	زخم کو گل لالہ سمجھے اور رونے کو ہنستا سمجھے	دیوانوں کو عقل اور ستری کو ہم مستا سمجھے
سم	آہ کو سمجھے یاد یار کی اشکوں کو گوہر سمجھے غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی کو زر سمجھے	
	مار کو سمجھے پیار یار کی گالی دہی دعا سمجھے	بیجا کو ہم بجا سمجھے اور مرگ کو شفا سمجھے
	عشق کو ہم عاشق سمجھے معشوق کو وہی خدا سمجھے	کیا کوئی سمجھے جو ہم سمجھے وہ اور کوئی کیا سمجھے
	بنارسی کا ہر اک سخن عاشق کا خون جگر سمجھے غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی کو زر سمجھے	

دیگر

سم	چاہ کو سمجھے چاہ ذقن زنجیر کو ہم زیور سمجھے خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے	
	صبر کو سمجھے شکر اور ناتوانی کو طاقت سمجھے	خار کو سمجھے چمن اور ہجر کو ہم الفت سمجھے
	تلخ کو سمجھے شیرینی میں زہر کو ہم امرت سمجھے	سنگ کو سمجھے موم اور آفت کو غنیمت سمجھے
سم	دار کو سمجھے یار کا زینہ تیر کو تیری نظر سمجھے خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے	
	صبح کو سمجھے شام شام کو اب ہم پروانہ سمجھے	ماہ کو سمجھے مہر اور دھوپ شامیانہ سمجھے
	وحشت کو وحدت سمجھے رونے کو تان گانا سمجھے	گبر کو سمجھے مسلمان موت کو جی جانا سمجھے
سم	مکان کو اپنے سمجھے لامکان صنم کا کوچہ در سمجھے خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے	
	ظلم کو سمجھے ستم خونخوار کو ہم خوبان سمجھے	تیغ کو سمجھے ہم ابرو نشتر کو مژگان سمجھے
	قیامت کو دنیا سمجھے قاتل کو اپنی جان سمجھے	قید کو سمجھے رہائی خزاں کو باغ جہان سمجھے
	رسوائی کو عزت سمجھے توقیری بڑا در سمجھے	

خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے ۵۴

خوف کو سمجھے خوشی اور حیرانی کو سیر عالم سمجھے
دوزخ کو سمجھے بہشت اور پاپ کو بڑا دھرم سمجھے
گدا کو سمجھے شاہ گردش کو فضل و کرم سمجھے
اور جہان کوئی نہین سمجھے جو کچھ وہ ہم سمجھے

دیبی سنگھ کہنے بنارسی کے سخن کو کون بشر سمجھے
خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے

دیگر

عشق ہے خانۂ رنج پر اس خانۂ رنج مین راحت ہے
لطف اسی کو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے ۵۵

عشق مین جی جانا جسنے سمجھا ہی یہی جی جانا ہی
الفت مین رسوا ہوتا لیس یہی آبرو پانا ہی
جانا جانان کے در پر جان بھکر جانا ہی
نادان کو دل دیا جس جس نے وہ عاشق دانا ہی

شعر

جیتے تو عشق کے پھندے مین وہ دنیا سے کل چھوٹے
ہین وہ خار دیتے ہین جو گلشن مین ہین گل بوٹے
مرے لوٹے انکھون نے جنکے سب گھر در سے لوٹے
کھٹکتے ہین مرے دل پر وہ کانٹے لگے جو بوٹے

عشق کے بیمارون کی روشن عالم بیچ شباہت ہے
لطف اسی کو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے ۵۶

جگر جلانا عاشق کے حق مین یہ بڑی تراوٹ ہی
تن کی عریانی کو سمجھے یہ خوب سجاوٹ ہی
آتش غم سے اب اپنی انکھون پر لگاوٹ ہی
عشق مین بگڑین جو عاشق انکھین کی یہی بناوٹ ہی

شعر

ہوا جو عشق مین مفلس وہی زردار ہوتا ہی
جو دل کو چھین لے دلبر وہی دلدار ہوتا ہی
کٹا لے سر جو الفت مین وہی سردار ہوتا ہی
اور انکھین بند کر دیکھے اسے دیدار ہوتا ہی

زور آور ہے وہی عشق مین جو کہ ہوا لقاہت ہے
لطف اسی کو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے ۵۷

قید جہان سے چھوٹے وہی جو دام محبت مین پھنس جائے
نکلے دوزخ سے وہ جو عشق کی آتش مین جھلسا جائے

پیون نہ مین مے کیونکر زندہ رہون مرا یہ کلام ہی — سہ

دل مین غور سے دیکھا تو پھر دور ہمارا آیا ہی
دیکھ مری بدمستی کو محتسب نے یہ فرمایا ہی
آج ہمین ساقی نے دوبارہ ساغر آپ پلایا ہی
یہ جوش وحشت کہان سے تیری نظرون مین سمایا ہی

کہا یہ ہمنے آنکہ ہماری مے وحدت کا گدام ہی
پیون نہ مین مے کیونکر زندہ رہون مرا یہ کلام ہی — سہ

سنا سخن محتسب نے یہ تب اُسکے دل مین ہوش ہوا
چڑھا نشہ عشق کا اُسکو جہان سے وہ بیہوش ہوا
یا تو منع کرتا تھا مجھے یا آپہی وہ مے نوش ہوا
کہا پیونگا مے ہر دم اتنا کہکر خاموش ہوا

بنارسی کہے ہمین تو اس دارو کا پینا مدام ہی
پیون نہ مین مے کیونکر زندہ رہون مرا یہ کلام ہی

دیگر

آتش عشق کی بھڑک رہی ہی اس دل کے پیمانے مین
مے محبت پلا دے ساقی الفت کے پیمانے مین — سلہ

یکتائی کا عالم ہوا اور وحدت کا ہو رنگ بھرا
تخم کی ہووے غذا ساتھ مین وہ خاصہ ہو پاس دھرا
تخم گل کی ہو خوشبو جسمین وہ شراب تو پلا ذرا
اور معرفت کا ہو پینا کرامات کا کام کرا

آفتاب کی ہووے روشنی میرے دل دیوانے مین
مے محبت پلا دے ساقی الفت کے پیمانے مین — سہ

مستی کا ہو سرور ہر دم باد صبا بھی چلتی ہو
بجتے ہین اور رباب اور کافوری شمع بھی بلتی ہو
اور گلابی موسم ہو ہر گل سے مہک نکلتی ہو
جس محفل کو دیکھ کے ہر محتسب کی چھاتی جلتی ہو

بھڑک اُٹھے شعلہ نور سہلاو مین میرے شانے مین
مے محبت پلا دے ساقی الفت کے پیمانے مین — سہ

پاس ہمارے دلبر ہو پھیرا اور صدا سے قلقل ہو
شیشہ ساغر صراحی بھی ہو گلستان و غنچہ و گل ہو
جوش جنون بھی دل مین ہو قہقہا بھی ہو شور و غل بھی ہو
ہاتھ مین ہو دلبر کا ہاتھ ہر بات مین وہ ذکر جل ہو

کباب کی لذت ہوئی حاصل اپنا جگر جلانے مین

سم — مئے محبت پلاوے ساقی الفت کے پیمانے مین

دیدار ترا وار وسے شفا ہو جیسے پلا وہ مست ہوا
چاند سا چہرہ دیکھتے ہی تیرا وہ سورج است ہوا
بدمستون مین شیخ شیخ کے بنارسی المستہ ہوا
دستگیر وہ ہوا کہ جب کا تیرے دستہ مین شیخ ہوا

کرے شیخ حنا کہ مزا ہو عشق و معرفت کا نے مین
مئے محبت پلاوے ساقی الفت کے پیمانے مین

دیگر

سلہ — پان کی لالی سے جو مرے وہ دلبر کے لب لال ہو لئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہو لئے

کاکل سے کالے ہوئے پیدا زلف سے افعی مار ہو لئے
ابرو سے نیم کھا کھا کے خنجر بچھو خمدار ہو لئے
پیشانی سے نور ٹپکا تو شمشیر آبدار ہو لئے
اور مژگان سے تیر پیکان نشتر خنجر کار ہو لئے

شعر

چشم سے پیدا ہوا نرگس ہر اک گلزار مین
ہو وہ جلوہ قدرتی دونون ترے رخسار مین
اور وہ بینی سے الف کھنچ گیا ہر کار مین
جبین سے روشن چاند اور سورج ہین اس کار مین

سم — پان کی رنگت پا کر دندان گوہر سے جب لال ہو لئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہو لئے

زبان سے پیدا قرآن ہوا اور عقل سے علم ہنر ابھو لئے
گلے سے بنی صراحی گلشن تیرے گلے کے ہار ہو لئے
چاہ ذقن سے چاہ کے دل مین خود بخود نار ہو لئے
حسن سے تیرے پری پیکر نیک جلوہ بار ہو لئے

شعر

تیرے سینے کی صفائی سے صفائی ہو گئی
ہاتھ سے تیرے سخاوت کی سخائی ہو گئی
طاقت بازو سے اب طاقت سوائی ہو گئی
پنجہ مرجان سے لگ لال حنائی ہو گئی

سہ — دیکھ کے رنگین ناخونون کو شرمندہ تب لال ہو گئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہو لئے

شکم سے ترمی ہی کمر سے پوشیدہ سب جال ہو گئے
اور زانو سے ترے دونو کے چشم کمال ہو لئے

قدم سے سجدہ بنا او پاؤن چھونیکو سات پاتال ہوئے | چال سے تیری نیکئے فیل نر وہ سب بے چال ہوئے

شعر

قدم سے تیرے اتنالک سرو چمن آباد ہے | اور ادا تیری سے عاشق کا سدا دلشاد ہے
ناز سے تیرے نئی انداز کی بنیاد ہے | ہر سرا سے سراپا تیرا ہی ایجاد ہے

چھپر تلاون سے ترے لگ گئے وہ اوس بالال ہوئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

ٹھوکر سے تجھ بیابان کی لاکھون تر دید اٹھ کھڑے ہوئے | اس پہ نقش قدم ہیں پیارے سے دل پر پڑے ہوئے
تیری جھنجھلاہٹ سے صدمے برق کے دل جلے ہوئے | قدم بوسی میں تری ہم دل و جان لٹے ہوئے

شعر

شعر بقائی کا کہنا کچھ نہیں آسان ہے | یہ سخن سمجھے وہی جو عاشق مستان ہے
دیبی سنگھ کی شاعری پر جان و دل قربان ہے | جسکے ہر نکتے کے اوپر ہر بشر کا دھیان ہے

بنارسی سنگھ کون اشک ہیں آنکھ کے یارب لال ہوئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

دیگر

کاکل پر خم عارض روشن دونو نکو کیا یار لکھون
بار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ بار لکھون

تشبیہ ہے یہ بیجا گرچہ [illegible] پر سے [illegible] لکھون | واہ میاں کا زلف کو رخ کو بیجا اظہار لکھون
اچھی نہیں ہے یہ بھی تشبیہ کیا [illegible] دار لکھون | سنبل تر میں زلف کو برگ سمن رخسار لکھون

[illegible] سے ہیں زمین سے انکو ہو سکے کیون لاچار لکھون
پاز زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ بار لکھون

کاکل کو میں کالی گھٹا اور رخ کو برق آثار لکھون | گھٹا کی اشبت نہ اسلئے دون نہ برق بیکار لکھون
اسکو تو ظلمات لکھون اور یہ حیوان اسکے ہر بار لکھون | وہ تو ہیں پر خم نہیں اور وان شبہ زنہار لکھون

کاکل کو میں لیل لکھون عارض کے تئین نہار لکھون

سم
یار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ نار لکھون

گر وشن مین بلبل و نہار ہی کہان تلک اب یار لکھون
تشبیہ سب اس سے حیران پڑا ہی وہ کیا خار لکھون
اسکو ریحان اور اسکو سینے لالہ زار لکھون
رخ کو قرآن برہمن کا کاکل کو زنار لکھون

سم
اسنے جھگڑا ہندو مسلمان کا ہی کیا اسرار لکھون
یار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ نار لکھون

رخ کو ہر دم شمع روشن کاکل کو دھوان دھار لکھون
اسکو موج بحر لکھون اسے آئینہ بیدار لکھون
یہ بھی غلط ہی اور تشبیہ اسکی ایک بار لکھون
سوچ نہ یکجا آئینہ حیران یہ کیا اشعار لکھون

زلف سویدا انبار سی رخ نور حق گلزار لکھون
یار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلۂ نار لکھون

دیگر

سلہ
نازو ادا سے چلا نازنین دو زلفین لٹکا لٹکا
لٹکا عالم دیکھا یا جب اسنے لٹ کا لٹکا

دیکھ تماشا ان زلفون کا پھنسا دام مین کل عالم
ایسا باندھا کھینچ زلف مین مچا رہا ہی غل عالم
نشے مین ہی ہوشیار ہیگے گیسوسے زہر کا مل عالم
پیچ مین اسکے پڑا ہی یارو یہ بالکل عالم
اسکے پھندے سے کھواب کیونکر چھاوے کھل عالم
ہوا دیوانہ دیکھکر اسکی وہ کاکل عالم

مڑ
پھیری مین زلفو نکے پھرتا ہی کل جہان بھٹکا بھٹکا
لٹکا عالم دیکھا یا جب اسنے لٹ کا لٹکا

گدا انبیا شاہ اولیا اور جو زلف دیکھے گردون
زلف عنبرین دیکھکے عالم عاشق ہو گیا گونا گون
حیدم اسنے بال مروڑے الکھون افعی کا ہوا خون
جھاکے سے اسکی ہو دین سبت اور آئے دل مین خون
لام کہو مین یا انکو لامکان کا الف لکھون
سب کے زہر کو نچوڑا کیا طاقت کرے کوئی چون

سم
کالے ناگ سے سر کو پٹکا حیدم اسنے لٹ کو جھٹکا
لٹکا عالم دیکھا یا جب اسنے لٹ کا لٹکا

ہلا ہلا سے زلف دو تا کتنے نکے تئین حلال کیا
مار مار کے مار صد با کو حال بے حال کیا

مشرق سے مغرب تک اُسنے عجب زلف کا جال کیا
اُسکے بیچ مین ڈالکر کتنون کو پامال کیا
جب ہم اُسنے زلف بناکے ٹیڑھا بانکا بال کیا
کال بھی اُسکو دیکھکر ڈرا اور اپنا کال کیا

مع
پھنکارا جب زلف کو اُسنے کوئی سامنے نہین پھٹکا
لٹکا عالم دکھایا جب اُسنے لٹ کا لٹکا

دونون رخسارون کے اوپر لٹ لٹکی گھونگھر والی
گویا ماہ کے گرد گھرالی گھٹا کالی کالی
لٹکا کے جب زلف صنم نے ادھر اُدھر رخ پر ڈالی
بیان کیا کرون بنائی عجب قدرت کی جالی
دیتی سنگم کے چھند رنگیلے اور صدا پھولی بھالی
سنے سے جسکے ہوئی ہر اک شاعر کو خوشحالی

مطلب ہی توحید زلف مین اور معرفت کا کھٹکا
لٹ کا عالم دکھایا جب اُسنے لٹ کا لٹکا

دیگر

سلہ
فقیری خدا کو پیاری ہی
امیری کون بچاری ہی

بدن پر خاک ہی سوا سیر
فقیرون کی ہی یہی جاگیر
ہاتھ باندھے کھڑے رہین امیر
بادشاہ ہو یا ہووے وزیر
صدا یہ بیچ ہماری ہی
گدائی خدا سے پیاری ہی

سم
فقیری خدا کو پیاری ہی

ہی انکا نام سنو درویش
کوئی نہین پاوے اسنے بیش
خدا سے ملے رہین یہ ہمیش
کوئی نہین جانے انکا بھیش
کبھی تو گریہ و زاری ہی
کبھی جشنون مین خماری ہی

سم
فقیری خدا کو پیاری ہی

ہی انکا رتبہ بہت بلند
خدا کے تئین ہوا یہ پسند
بادشا سے بھی ہین دو چند
انکو ہین بہت برا کہیو ہر چند
انکی دل پر اسواری ہی
نہین نہین کہیو بلیاری ہی

ٹک — فقیری خداکو پیاری ہی

چیتھڑے شال سے ہین اعلیٰ — چشم ہر تال سے ہین اعلیٰ
چنے بھی دال سے ہین اعلیٰ — چلن ہر چال سے ہین اعلیٰ
زخم جو جگر پہ کاری ہی — وہی دل پر گلزاری ہی

فقیری خداکو پیاری ہی

پانون مین پڑا جو ہی چھالا — وہ بھی موتیون سے ہی اعلیٰ
ہاتھ مین پھوٹا سا پیالا — جام جمشید سے بھی بالا
اگر کوئی ہفت ہزاری ہی — تو وہ بھی انکا ہی بھکھاری ہی

فقیری خداکو پیاری ہی

مکان لامکان فقیرون کا — نشان بے نشان فقیرون کا
فقیر ہی سلطان فقیرون کا — خدا ہی ایمان فقیرون کا
طاقت صبر وہ بھاری ہی — مدت تک اسنے ہاری ہی

فقیری خداکو پیاری ہی

بڑھ گئے بال تو کیا پروا — اتر گئی کھال تو کیا پروا
آگیا مال تو کیا پروا — ہوگئے کنگال تو کیا پروا
خدا تو جناب باری ہی — کاشی گر کو یادگاری ہی

فقیری خداکو پیاری ہی

دیگر

کہو کسنے مین دیکھون دیکھا عالم مین کل ہمین تو ہین
کہین یہ گل ہین کہین پر عاشق بلبل ہمین تو ہین

کہین انا الحق سنتے کہین منصور کہین پر دار ہین ہم — کہین پہ سرمد کہین سر لینے کو تلوار ہین ہم
کہین شمس تبریز کہین خورشید اسی کے یار ہین ہم — کہین ایک ہین کہین پر دیکھو بے شمار ہین ہم

کہین بنے خاموش کسی جا پر شور و غل ہمین تو ہین

سم — کہین یہ گل ہین کہین پر عاشق بلبل ہمین تو ہین

کبھی جگہ پہ شہر ہے کہین لے بیٹھ ہین تو لے ہمین ہین
کہین پہ آتش آب کہین پر پتھر ہو لیے ہمین تو ہین

کہین پہ سیانے کہین پر بالے بھولے ہمین تو ہین
کہین پہ رنگی کہین پر باشے تو لے ہمین تو ہین

سم — کہین سنے منصور کسی جا پر ساقی بن ہمین تو ہین
کہین پہ گل ہین کہین پر عاشق بلبل ہمین تو ہین

کہین پہ بندے بنے کہین پر خدا خدا کا نور ہین ہم
کہین کسی کے پاس ہین یا اور کہین کسی سے دور ہین ہم

کہین پہ جوگی کہین پہ پیادہ اور کہین کوہ طور ہین ہم
کہین ملائک کہین پر پرستان و حور ہین ہم

سم — کہین سنے پیشانی کہین اس رخ پر کا گل ہمین تو ہین
کہین پہ گل ہین کہین پر عاشق بلبل ہمین تو ہین

کہین بادشاہ بنے کہین پر آکر ہوئے فقیر ہین ہم
کہین نشانہ بنے کہین پر کمان کمان کے تیر ہین ہم

مرید بھی ہین کسی جا اور کہین پر پیر ہین ہم
کہین شمع ہین کہین پر پروانہ دلگیر ہین ہم

بنارسی کہے سمجھے اگر دیکھو تم بالکل ہمین تو ہین
کہین پہ گل ہین کہین پر عاشق بلبل ہمین تو ہین

دیگر

سم — اے گل تیری الفت مین گلزار بھی ہے اور خار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی اشارہ ابرو کا ہے اور کبھی تلوار بھی ہے
کبھی گالیاں جھڑکی ہین اور کبھی شیرین گفتار بھی ہے

کبھی وصل کا ہے اقرار کبھی ہے انکار بھی ہے
کبھی خزان ہے کبھی گلشن ہے باغ و بہار بھی ہے

سم — بولا یہ منصور دار پر دار بھی ہے دیدار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی طوق گردن مین پڑا اور کبھی پھولون کا ہار بھی ہے
کبھی سیر صحرا کی ہے اور کبھی کوچہ بازار بھی ہے

کبھی برہنہ بدن ہے کبھی تن پہ انگا بھی ہے
کبھی ہے راحت کبھی رنجیدہ دل بیمار بھی ہے

کہا لیلیٰ سے مجنون نے اب صلح بھی ہے تکرار بھی ہے

سہ — بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی ہنسی دل لگی کبھی رونا عاشقونکا مار بھی ہے — کبھی نظر کا چھپانا کبھی نگاہ چار بھی ہے
کبھی گلے سے لگے کبھی وہ کرتا دار و مدار بھی ہے — کبھی جلا لے کبھی ایک ادا سے ڈالے مار بھی ہے

مہ — کبھی کرے عیاری وہ اور کبھی وہ بنتا یار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی زخم پر پہوے جگر کے کبھی بدن پر غار بھی ہے — کبھی کرے خوش کبھی وہ کرتا دل بیزار بھی ہے
وہی سنگم پہ کہین مراد وہ شوخ ستمگر یار بھی ہے — جو چاہے سو کرے اب وہی دل کا مختار بھی ہے

نبارسی کہے نیکی بدی دونونکا اُسے اختیار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق مین مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

دیگر

سلہ — قرآن کی آیتین ہم اُسکے رخ نایاب سے لکھتے ہین
لاجواب ہم اُسکو اپنے اس جواب سے لکھتے ہین

الف کو ہم نہین لکھین گے بینی اُس گلرو کی لکھتے ہین — بسم اللہ کو چھوڑ صفت اُسکے ابرو کی لکھتے ہین
لام سے کچھ نہین کام جھلک اُسکے گیسو کی لکھتے ہین — عین کو کرکے الگ آنکھ ہم اُس مہرو کی لکھتے ہین

مہ — لے کو ترک جبین جبین دل کی کتاب سے لکھتے ہین
لاجواب ہم اُسکو اپنے اس جواب سے لکھتے ہین

لفظونکو کر الگ ہم اُسکے رخ لال کو لکھتے ہین — ہر ایک اسم سے بہتر اُسکے ہر ایک بال کو لکھتے ہین
کوئی لکھے تو جیم حے خے کوئی دال ذال کو لکھتے ہین — ہم گئے اُنکو بھول صرف اُسکے جمال کو لکھتے ہین

سہ — عربی فارسی ہندی ترکی سب شتاب سے لکھتے ہین
لاجواب ہم اُسکو اپنے اس جواب سے لکھتے ہین

کل کلام اللہ ہم اُسکے سارے خط کو لکھتے ہین — اور معانی قرآن کے اُسکی الفت کو لکھتے ہین
زیر و زبر سے زبردست اُسکی طاقت کو لکھتے ہین — پیش سے بہتر پیشانی اُسکی قسمت کو لکھتے ہین

رخ روشن ہم اعلیٰ اُسکا ماہتاب سے لکھتے ہین

لاجواب ہم اُسکو اپنے اس جواب سے لکھتے ہین ۔ ۵۴

کلے سے بڑھکر اپنے دلبر کی بات کو لکھتے ہین ۔ مسلمان ہندون سے اعلیٰ اُسکی ذات کو لکھتے ہین
وہ ہنسینگے نادان جو اُسکے جزئیات کو لکھتے ہین ۔ دیبی سنگہ دل پر اُسکی ہر کرامات کو لکھتے ہین

بنارسی تو حساب اُسکا بے حساب سے لکھتے ہین
لاجواب ہم اُسکو اپنے اس جواب سے لکھتے ہین

دیگر

۵۵
لامکان ہی عاشقون کا نہین کہین مکان ہی
جہان خدا ہی مستون کا دل سدا وہان ہی

معلوم ہی مجکو جو کوئی چیز جہان ہی ۔ واقف ہون اور کہتا ہون وہ یار کہان ہی
ہون ضعیف پر دل میرا بڑا جوان ہی ۔ ناطاقت ہون پر مجھ مین بڑی توان ہی

۵۶
جہان فنا ہی میرے لیکے وہین جہان ہی
جہان خدا ہی مستون کا دل سدا وہان ہی

جہان خاموشی ہی وہان پر شور و فغان ہی ۔ جہان سرد ہی نعرہ وہان آتش سوزان ہی
جہان ہجر ہی الفت کا یکی وہین سامان ہی ۔ جہان لہر بہر ہی وہین کھڑا طوفان ہی

۵۷
کیا کہون مین کہتی میری یہی زبان ہی
جہان خدا ہی مستون کا دل سدا وہان ہی

ہون لباس پہنے پر یہ تن عریان ہی ۔ بستی کو سمجھتا ہون مین یہ ویران ہی
جہان مسلمان ہین وہین پر ہندستان ہی ۔ مسجد مین مری اُس بت کا بنا نشان ہی

۵۸
عاشق کی آہ ہی یہی تو ایک اذان ہی
جہان خدا ہی مستون کا دل سدا وہان ہی

زندہ ہی وہی جو جان سے بھی بیجان ہی ۔ کرتا ہی سیر وہ عشق مین جو حیران ہی
نادان کو بھی مین کہتا ہون وہ انسان ہی ۔ یہ عقل ہی میری اور یہ فہم کہان ہی

کہے بنارسی ہر صبح میرا قران ہی

جہان خدا ہی مستون کا دل سدا وہان ہی

دیگر

سلہ

چلتے چلتے تھک گئین یہ میری پنڈلیان
لامکان سمجھکر پھرے یار کی گلیان

آسمان سمجھکر زمین پہ خاک اڑائی / اور عیش سمجھکر تا پھرون گدائی
لیلی سمجھکر مجنون کی صورت پائی / عزت کو سمجھکر اٹھائی اب رسوائی
منصور جانکر اپنی جان گنوائی / دیدار کی خاطر دار پہ کری چڑھائی

سلہ

شکم مانا سینے دکھین جو میری پسلیان
لامکان سمجھکر پھرے یار کی گلیان

گلزار سمجھکر خار جگر پہ کھایا / راحت کو سمجھکر رنج و الم اٹھایا
ہنسنے کو سمجھ رونے کا تار لگایا / اور صبر کیا تو اپنا دل گھبرایا
نزدیک سمجھکر بڑی دور پھر آیا / پایا تو جہان مین اپنا ہی آپا پایا

سلہ

ٹھوکرین سے پاؤن کے ٹوٹین سبھی انگلیان
لامکان سمجھکر پھرے یار کی گلیان

کعبے کو سمجھکر بیٹھے بتخانے مین / بستی کو سمجھ جا بیٹھے ویرانے مین
زلفون کو دیکھکر الجھا دل شانے مین / پائین جو خوشی تو پڑگئے غم کھانے مین
زندگی سمجھ لی اپنا جی جانے مین / وحدت کو سمجھ لی پی پیمانے مین

سلہ

گر پڑے دوڑ کر دل کو ہوئین تلملیان
لامکان سمجھکر پھرے یار کی گلیان

موتی سمجھ کے چننے لگے اشک رو رو کے / اور ہوش سمجھ لے ہوش رہے ہم سو کے
سمجھے تھے نفع اب بیٹھے گا تم کا کھو کے / بے بوجھ ہوئے سر پہ پتھر ڈھو ڈھو کے
یکتائی حاصل ہوئی پھر سے دو کے / کہے نبارسی یہ خیال خوشی ہو ہو کے

اس گل کے واسطے اٹھائین سب سکلیان

لامکان سمجھ کر پھرے یار کی گلیان

دیگر

جو دلبر کا بیٹھے کی طرح منہ چومین
اس عاشق کے سنگ ساری خدائی گھومین

[illegible]

جب یاد دیکھے جلوہ خدائی دیکھے
معشوق کو اپنا کر کے جدائی دیکھے
تن بدن سے اسکی خوب صفائی دیکھے
سر سے اور پیر تک سب رعنائی دیکھے
کبھی دیکھے وصل اور کبھی جدائی دیکھے
ہر دوست سے اسکی یکتائی دیکھے

جو اسکا جلوہ کوئی دیکھے ہر سو مین
اس عاشق کے سنگ ساری خدائی گھومین

جانی کو اپنی جان سے زیادہ چاہے
پیارے کو اپنے پران سے زیادہ چاہے
دین و دنیا ایمان سے زیادہ چاہے
اس صنم کو اس جہان سے زیادہ چاہے
بید اور پران قرآن سے زیادہ چاہے
ہر تیرتھ کے استھان سے زیادہ چاہے

ہر عشق مہکتا ہے گلون کی بو مین
اس عاشق کے سنگ ساری خدائی گھومین

جب چاہے دیکھے اسی کے نور کو دیکھے
چاہے پری کو دیکھے چاہے حور کو دیکھے
جو محبت کے سرور کو دیکھے
وہ عاشق تو پھر بڑی دور کو دیکھے
جو اپنے دل مین اس ظہور کو دیکھے
وہ خدا کو دیکھے اور غفور کو دیکھے

وہی مسلمان مین وہی دیکھے ہندو مین
اس عاشق کے سنگ ساری خدائی گھومین

گر عاشق ہو تو کچھ مستانہ ہو
دیوانوں کو جو سمجھے تو دیوانہ ہو
تو کیا دولت پر جہان سے بیگانہ ہو
جانا ہو جہان پھر وہان سے نہیں آنا ہو
اسی دیوانگی پر عشق کا شکرانہ ہو
وہ سمجھے جو کوئی شخص [illegible] دانا ہو

گر دل کو پھنسا لے اسکی کمان ابرو مین

	اِس عاشق کے سنگ ساری خدائی کھوئیں	
	دیگر	
سلہ	تو جسم جبکہ اور جان نہیں جانا پھر کیوں نہیں کہتا خدا جو تو ہے دانا	
کتنے تجکو باندھا ہے بنا جو بندا تو اپنے آپ کو دیکھ بہت سندا		اور کون بیچ کا پڑا ہے تجھے پھندا ہے کون سی وہ بلا جو ہوا تو گندا
ملہ	گر تونے اپنے تئیں جسم نہیں جانا پھر کیوں نہیں کہتا خدا جو تو ہے دانا	
یہ ہاتھ پاؤں اور سر بھی نہیں کچھ تو ہے زنانا عورت اور نر بھی نہیں کچھ تو ہے		سینہ اور بازو پر بھی نہیں کچھ تو ہے جن دیو پری پیکر بھی نہیں کچھ تو ہے
ملہ	تو اپنے بیچ میں آپ آپ سمانا پھر کیوں نہیں کہتا خدا جو تو ہے دانا	
رونا اور تڑپنا آہ نہیں کچھ تو ہے کعبہ قبلہ درگاہ نہیں کچھ تو ہے		منہ زبان چشم واللہ نہیں کچھ تو ہے اور حرام کی بھی راہ نہیں کچھ تو ہے
ملہ	مسجد بھی نہیں تو نہیں بت خانا پھر کیوں نہیں کہتا خدا جو تو ہے دانا	
قلندر پیرا اور پیشانی بھی تو نہیں ہے ارواح اور غلمانی بھی تو نہیں ہے		آتش اور ہوا گل پانی بھی تو نہیں ہے اس جسم کی ذرافشانی بھی تو نہیں ہے
	یہ بنارسی کا سمجھ سخن سستانا پھر کیوں نہیں کہتا خدا جو تو ہے دانا	
	دیگر	
سلہ	چشموں میں بھرا ہے رنگ گلابی گل کا اشکوں کو پیئیں گے کام نہیں کچھ مل کا	

یہ آنکھ مری وحدت کا پیمانہ ہی
چشمون سے زیادہ کوئی نہ مستانہ ہی
اب اس کو جنہے سمجھا پہچانا ہی
دیکھے تو انہین کیسا رنگ سیانہ ہی

ہی سحر النشہ آنکھون مین عالم کل کا
اشکون کو پہین سگے کام نہین کچھ مل کا
سہ

جب بہہ چلے آنسو مری چشم گریان سے
ہچکی سی مچی لینگے نام زبان سے
ہو سمجھ کے ہم پہونچینگے انکھین جی جان سے
رو رو کے پہین سگے اشک لب بریان سے

ہچکیون سے میری ہوگا شور قلقل کا
اشکون کو پہین سگے کام نہین کچھ مل کا
سہ

بادام بھی یہ ہین نرگس کے پیالے ہین
یہ نین ہمارے گلشن گل لالے ہین
دیکھا ہین نے یہ پورے متوالے ہین
ہی سکے انہین بھر رہے ندی نالے ہین

جب چاہئے خم کے خم دم مین دے ڈھلکا
اشکون کو پہین سگے کام نہین کچھ مل کا
سہ

اس مے کا عالم آنکھون مین چھایا ہی
ہو سے بڑھکر اشکون مین مزا پایا ہی
اس بادہ کشی سے اب دل گھبرایا ہی
مضمون یہ دیبی سنگھ نے نیا گایا ہی

ہی یہی سخن عاشق صادق بلبل کا
اشکون کو پہین سگے کام نہین کچھ مل کا

دیگر

ساقیا پلا ساغر دیدہ اس مل کا
وحدت ہو جسمین بھری وصل تجھ گل کا
سہ

اب ہو محبت اگر مجھے پلا دے
دل سے دل اور جگہ سے جگر ملا دے
اور جام تو اپنی دید کا مجھے پلا دے
دیدار کی دارو سے تو مجھے جلا دے

غل ہو گلشن مین مچے شور قلقل کا
وحدت ہو جسمین بھری وصل تجھ گل کا
سہ

جس وقت وہ آیا دل مین عشق رنگیلا
اور جامہ جو تھا کھنچا وہ ہوگیا ڈھیلا
تھا چہرے کا رنگ لال سو پڑ گیا پیلا
اسپر بھی دوستون نے کردیا ہے ہیگیلا

سہ
حضرت عشق نے مجھے کھلادی ہولی
وہ آتش اور تن پھونک جلادی ہولی

دل تڑپ تڑپ کر اپنا ناچ دکھائے
دل آہ آہ کر شور اور دھوم مچائے
یہ عشق نہ اپنی کچھ خاطر مین لائے
یہ عشق نہ اسکی مطلق سُننے سنائے

شہ
لو سنو دوستو تمھین سنادی ہولی
وہ آتش اور تن پھونک جلادی ہولی

تھک گئے عشق کی کبیر گاتے گاتے
کوئی سر پڑا لے خاک کوئی چلا آتے
جسکو دیکھا وہ آئے ڈھول بجاتے
کہے بنارسی ہم عشق مین ہین رنگ راتے

جو حق اللہ تھی مین نے گادی ہولی
وہ آتش اور تن پھونک جلادی ہولی

دیگر

سلہ
ہم تیرے عشق مین یار بہت دن بھٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلے بٹ گھٹ کے

کبھی یار گیا سر تیرے عشق مین لٹکے
کبھی رنج و الم منظور ذرا نہین ٹٹکے
کبھی پایا ہمنے نام تمھارا رٹکے
دل کی دہشت سب نکل گئی جیت جھٹکے

ٹہ
کئی لاکھ وضع کے دیئے ہین تونے جھٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلے پٹ گھٹ کے

جس وقت تری وہ زلف ناگن سے لٹکے
گر دیکھے کالا ناگ تو سر کو پٹکے
کوئی ادھر سے ہو جائے اُدھر اُدھر سے جھٹکے
جیئے مرجائے نہ ہیر لفو نکا وہ گھر کو سٹکے

شہ
ہم عاشق ہین مضبوط کہان جائین ہٹکے
اب ملا صنم تو ہمین کھلے [illegible]

یہ سنی بات سب سنبنے نند کے لالا — بنسی مین بجا کے تان وہ جادو ڈالا
لگ گئین گلے سے آپ سکل برج بالا — کہے دیتی سنگہ مین جیون نام گوپالا

کہے نبارسی کچھ گول ہی اس گولی مین
چوری سے چھٹنے دھرے ہین کیون چولی مین

دیگر

سم

ہر جگہ پہ دیکھا کہین نہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

گئے بہشت مین ہم وہان نہ تجھکو پایا — بتخانے مین بھی نظر نہین تو آیا
کعبہ قبلہ مکہ مسجد ڈھونڈوا یا — کاشی متھرا مین بہت دنون بھرمایا
جا جا کر گنگا ساگر سندھ نہایا — مین تیرے عشق مین چارون طرف اٹھ دھایا

سم

نہین سجنے پیارے اور کہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

جنگل بستی سب اُجاڑ سب نے چھانا — نہین دیکھا تجکو دیکھا سبھی زمانا
کوئی متوالا کہتا ہی کوئی مستانا — جو جو کچھ جسنے کہا وہ ہمنے مانا
کوئی کہتا پھرا دردر کا ہوا دوانا — نہین پایا پیارے تیرا کہین ٹھکانا

سم

اب یاد کری تو دل مین سہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

سر ٹیک ٹیک کر پہاڑ پہ دے مارا — اور آہ آہ کر کے بہت پکارا
دیکھا دیول دیہرا اور ٹھاکردوارا — سرنا یا سب کو دیکھ دیکھکر ہارا
گھر بار ذات عالم سے لیا کنارا — جیسی کچھ گذری ویسا ہی کیا گذارا

سم

یہ باتین ہمکو یاد رہین تو دیکھا
جہان یاد ہی تیری وہین وہین تو دیکھا

سب دیکھا سجنے گلشن اور گل لالا — بن فقیر بن بن پھرا ہین بن مالا

دیکھا تھی ٹھا اور ڈالی ڈالا
یہ بنارسی کا کلام رس کا ڈھالا
ہے سب میں تو اور سب سے رہے نرالا
ہے عرض مری یہ صناد نند کے لالا

تجھ دلبر پہ عاشق ہوں میں تو دیکھا
جہاں یاد ہے تیری وہیں وہیں تو دیکھا

دیگر

عشق حضرت نے کی ہمپہ مہربانی
کردن میں کیا کیا مہانی
سلہ

نذر دینے کو دل اپنا میں لایا
عشق نے میرا جب لخت جگر کھایا
عشق کے بہت پسند آیا
تو میں نے اور بھی بتلایا

خون عاشق کا یہ ہے تازہ پانی
پیجیے عشق مزے جانی
سمہ

اشک گوہر کا جب گلے ہار ڈالا
چشم میں بھر بھر کے وہ مئے گل لالا
عشق نے کیا یہ ہی اعلی
اسکے تئیں دیا پیالا

بن پڑی مجھ سے جو کچھ قدر دانی
عشق کی سبھی بات مانی
سمہ

جگر پر مرے جو تھے الفت کے مار
اور سینے پر گل کھائے کئی ہزار
دکھایا عشق کو وہ گلزار
دکھائی عشق کے تئیں بہار

مال و زر سارا دیکر کے سبھی ٹھانی
کیا تن اپنا عریانی
سمہ

اور اک تحفہ جو تھی سب میں بھاری
عشق کے اوپر وہ بھی میں نے واری
جان ہوتی سبکو پیاری
نذر دینے سے ہوئے عاری

کہوں میں اسکے آگے اب کیا بانی
عشق کے ہاتھ زندگانی
شہ

بیچ مین پڑے اگر اٹک ہر ایک بھید سے واقف ہووے وہی ملارنگے

دوہا

جبکا دل دلدار کی زلفون مین بکھرے ویسے بکھرے بال تر لٹکر تو یہ دل بکھرے

ٹیپ
وہی انکھیاوے سکھلاوے
پاک محبت کرے تو جلوۂ خدا نظر آوے

ہیرا سکے عجب لگیلے نین کریں جو سٹ [illegible] چشم [illegible] نشیلے نین
ہوئے رسکے چنچل چپلے نین کاجل کو سے لال رنگ بنا رنگیلے نین
بہت [illegible] بھرے سپیلے نین سکے اوپر انکی اڑک ہو [illegible] نکیلے نین

دوہا

جو کوئی انکو پاک نگہ سے دیکھے عاشق آن آنکھیں دکھائی آنکھیں [illegible] بولے اسکی شان

ٹیپ
وہ دیپ وہ اپنا دکھلاوے
پاک محبت کرے تو جلوۂ خدا نظر آوے

جیسے ان بتون کو جانا ہو اسی کو جانا ان ملا ہوا جسکا دل اسکا جانا ہو
انکا لامکان ٹھکانا ہو وہان سے اترا اور وہ اسکے بیچ سمانا ہو
سمجھ سے [illegible] عاشقانا ہو جسے سنا اعتقاد سے وہ عاشق متانا ہو

دوہا

سمجھ عاشقون کی معرفت اور کر دل کو ہشیار دہی شکم یون کہین ہوا تو جید بھید نیار

معرفت بنارسی گاوے
پاک محبت کرے تو جلوۂ خدا نظر آوے

دیگر

ٹیپ
آن کے ہمنے دیدی اپنی آن تمھارے کوچے مین
جان بھی باقی نہین رہی دلجان تمھارے کوچے مین

بار بار کرتے ہینگے سو سو بار تمھارے کوچے مین وار کرین ابرو لیکر تلوار تمھارے کوچے مین

مژہ کی نوکون سے ہوئی دل زار تمھارے کوچے مین
ہر اک وضع سے یار چلے ہتہیار تمھارے کوچے مین

سه

مان نہ مطلق رہا نہ اور ارمان تمھارے کوچے مین
جان بھی باقی نہین رہی دلجان تمھارے کوچے مین

جال زلف کا بچھا ہی وہ جنجال تمھارے کوچے مین
لال لبون پر صدقے کردون لعل تمھارے کوچے مین
بال دیکھکر دل کو ہوا وبال تمھارے کوچے مین
کتنے مال والے ہوگئے پامال تمھارے کوچے مین

سه

بان آپکے یہی چاہین نت بان تمھارے کوچے مین
جان بھی باقی نہین رہی دلجان تمھارے کوچے مین

یاد مین وان بلبل ہی پھنسا صیاد تمھارے کوچے مین
شاد کرو عاشق کو یہ ہی ناشاد تمھارے کوچے مین
داد نہ اسکی ملی رہا لیے داد تمھارے کوچے مین
لعد مرگ کے لاش نہو برباد تمھارے کوچے مین

سه

تان پہ تیری فدا ہی ہندوستان تمھارے کوچے مین
جان بھی باقی نہین رہی دلجان تمھارے کوچے مین

نام بہت سا ہوا مرا بدنام تمھارے کوچے مین
عام ہی عاشق نبارسی سر عام تمھارے کوچے مین
رام رام کہتا ہون کب ہی آرام تمھارے کوچے مین
ہم بھی ہوگئے شام آکے گھنشیام تمھارے کوچے مین

دھیان لگا کے کرلے تہین بدھیان تمھارے کوچے مین
جان بھی باقی نہین رہی دلجان تمھارے کوچے مین

دیگر

سه

گرچہ عشق مین رنج نہووے تو کوئی اسکا نام نہ لے
عاشق جو وہ ہی رنج کے سوا کہین آرام نہ لے

لاکھون صدمے سے جگر پر زبان سے نکلے آہ نہین
غم مین خوشی ہووے سوئی عاشق لیسے دریہو واہ نہین
جوکہ لطف ہی رنج مین ایسا مزا کوئی واللہ نہین
چاہنے والے کو غم کے سوا کسی کی چاہ نہین
سوا عشق سکے دوسری طرف کرنے نگاہ نہین
وہ کیا جانے جو اسکی لذت سے آگاہ نہین

سه

جفا کو سمجھے وفا الم کو چھوڑا در کوئی کام نہ لے
عاشق وہ جو رنج کے سوا کہین آرام نہ لے

جسنے عشق کو چاہا اُسنے غم کھانا اختیار کیا — سر پر آرے چلین اسپر بھی نہین انکار کیا
عاشق اُسی کو کہیے جسنے جان و مال نثار کیا — داغ عشق سے جگر سینہ اپنا گلزار کیا
دم مین دم کو دم کر کر اپنے دم کو دم دار کیا — جگر جلایا تو اُس سے روشن دل لدر کیا

۵۳

جفا کو سہنے دفا الم کو چھوڑا اور کوئی کام نہ لے
عاشق وہ ہی رنج کے سوا کہین آرام نہ لے

درد عشق کا ہمدا رنج سے گر اسمین کچھ رنج نہو — پھر کوئی اسکو کرے کیون یہ جواب تم ہمکو دو
عاشق تھا منصور دار پر چڑھا جان اپنی دی کھو — لطف اُٹھایا عشق کا رنج کو راحت سمجھا جو
آہ عشق نے کیئے ہین کیا کیا ستم کہون مین کیا اسکو — غم کے دریا مین اُسنے لاکھون عاشق دیئے ڈبو

۵۴

مجھ سے بھی کہتا ہو کہ ثواب جبین صبح اور شام لے
عاشق وہ ہی رنج کے سوا کہین آرام نہ لے

مزا عشق کا رنج سے ہی گر اسمین رنج نہین ہوتا — پھر کوئی عاشق اشک لہو سے منہ کیونکر دھوتا
کیون مرتا شیرین پہ کوہکن اور مجنون کیونکر روتا — اپنے سر کو ہاتھ سے وہ سر مد بھی کیون کھوتا
بنارسی گر مزا نہ پاتا تخم محبت کیون بوتا — بحر عشق مین لہر دیکھی تو پھر مارا غوطا

مین سلام کرتا ہون رنج کو چاہے وہ میرا سلام لے
عاشق وہ ہی رنج کے سوا کہین آرام نہ لے

دیگر

۵۵

غم عشق مین مر گئے ہم تسپر بھی نہین یہ غم نکلا
آہ سے آتش لگی خاموش ہوئے تو دم نکلا

ضبط کرون گر آہ سوزان کو تو دل بتیاب ہووے — آہ کرون جو جگر جل بھنکے مر اکباب ہووے
یون بھی مرے اور رون بھی مر کس طرح سے دلکو تاب ہووے — عشق صنم نے کیا آزاد یہ اُسے ثواب ہووے
کیا طاقت گر اسکی روبرو زبان سے میری جواب ہووے — جو چاہے سو کرے اب اُسکا بھلا شتاب ہووے

۵۶

لاکھون صدمے سہے یہ میرے دل سے نہ رنج و الم نکلا
آہ سے آتش لگی خاموش ہوئے تو دم نکلا

اور وہ صفائی حسن خدائی ہر ایک جبین اور شبہ سے روشن
اور وہ پسینا گویا نگینہ ہر ایک آب گہر سے روشن

ستی ہر اسکی صفت یہ جیسے چھبا کے مانتھا زمین پہ ڈالا
کیا تاب طاقت گر اسکو دیکھے مرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

وہ دونوں ابرو جھکے ہیں اسکے گویا کمان یکتا ہیں کھچی کیا
اگر خفا ہو کے اس صنم نے ذرا اٹھائی تیوری وہ بھون چڑھائی
اور تیر مژگان چھپے ہیں جیسے نظر پہ کیسا ہے اب تو قہر کی
تو گر پڑے لاکھوں سر زمین پر لگی نہ اک پل بھی اسکی دیری کا

یا ہیں وہ تیغ دودم چمکتی یا خنجر تیز ان ہے نکلا
کیا تاب طاقت گر اسکو دیکھے مرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

وہ چشم آہو اگرچہ دیکھے تو آنکھ ہرگز نہ ہو مقابل
وہ خونی بنیا اور ٹیڑھی چتون پڑے جدھر کو تو کیا ہو حاصل
اور سرمہ کا گر کیا ہو نرگس اسکی آنکھوں پہ ہووے مائل
کوئی ہو مردہ کوئی تڑپتا کوئی سسکتا اور کوئی بسمل

وہ مست دونوں پیے ہوئے تھی بھرے نشے میں لیے ہیں پیالا
کیا تاب طاقت گر اسکو دیکھے مرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

وہ بینی اسکی الف کی صورت جو اسکو دیکھے کہے واللہ
لبہائے شیرین ہیں وہ لذت کہ ہونٹ چاٹے ہر ایک شیدا
ہے ٹیک وہ تحفہ نگی اس قدر ہے کہ دل تڑپتا ہے میرا واللہ
ہیں باتیں بھولی اور وہ ٹھوڑی نہ ایسی بولی کہیں ہے پیدا

سنے اگرچہ جو گوش کر کے وہ اسکی باتوں کی پھیرے مالا
کیا تاب طاقت گر اسکو دیکھے مرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

کبھی اگرچہ وہ ہنسکے بولے تو چمکے اس گل کے ایسے دندان
یہ وصف سنتے ہی خوف سے کہا یکایک قدرت سے جا نکلیں مرجان
جگر گہر کا چھیدے جو دیکھے اور دانت جیسے لعل بدخشان
اور برق ایسی گری تڑپ کے وہ ہوش اسکا ہوا پریشان

بیان کروں کیا دہن کا اسکے ہوا تنگ دل نہ بولا چالا
کیا تاب طاقت گر اسکو دیکھے مرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

فقط یہ پہر کی اک صفت ہے جو عقل اپنی میں کچھ سمایا
کوئی کہاں ہے بنا کے دیکھے کسی نے سیکھا کسی نے گایا
بیان وہ کیسے کیا زبان سے یہ بھید اسکا ذرا نہ پایا
ہزاروں ملا کروڑوں سیانے کوئی انتہا نہ اسکی لایا

فضل اسیکا ہو تو دیکھا تارسی نے وہ باری تعالی
کیا تاب طاقت گر اسکو دیکھے مرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

دیگر

اکبر آباد کے بیچ ہندو ہی جیوں کی ہین میرا دھام
ہر کے بھجن وسے تہان ہین اہر نشا کرتا بسرام

رادھا کرشن ہی نام جہان لکھنے کا ہی کرتا کام — اَو رہیت یہ جتن کر کہہ سے کرتا رام ہی رام
اسمین ہی کرتا ہون گذارا جو بدھنا نے دیئے دام — لاکہ جتن کوئی کرے تو اُسے ملے نہین ایک چھدام

اور کسی سے کام نہین ہی بدھنا کو بھیج اٹھون جام
ہر کے بھجن وسے تہان ہین اہر نشا کرتا بسرام

لکھنے کا ہی پرلام جیسا کرے سو ہی اسکو جانے — جانتے پنڈت سبھا سہ بڑی کٹھنتا بکھانتے
پنڈت جن کے سوا نہین کوئی بھی اسکو جانے — ایسے بھی نر بہت ہین بنا سمجھ اپنی تانے

ہن اچھا بھگوت کی کیونکہ جانے گا اچھر کا نام
ہر کے بھجن وسے تہان ہین اہر نشا کرتا بسرام

سدھ بھاونا سبھ نہ سمجھ بڑی کٹھن ہو سکتا ہی — ہندوان کے سوا نہین اور کوئی کر سکتا ہی
جنکے تن پر پڑے سو وہی پیر سبھی سہہ سکتا ہی — کیا جانے کوئی پیر اور کی جیسے تیر نہین لگتا ہی

جو کچھ بدھنا لکھی بھال ہین تا بدھ سے نبھے یہ کام
ہر کے بھجن وسے تہان ہین اہر نشا کرتا بسرام

سرکت گرو انہین سبھی بلکہ پہنچا گرو کہہ سے سجان — یہ لچھن ہین لیکہہ کے پنڈت جن نے ہین بکھان
جو کوئی سجن سُننے سناوے سن سمجھیے ہمین رکھ دھیان — پریم ورشٹے سے کامنا تنکی سچے ہین سری بھگوان

پڑھو سکل ہر بھگت پیار سے رادھا کرشن کرتا پرنام
ہر کے بھجن وسے تہان ہین اہر نشا کرتا بسرام

تمامیت لاؤنی برہم گیان

خاتمۃ الطبع الحمد کہ اندنون تائید غیبی سے کتاب لاجواب لاؤنی برہم گیان مین تصنیف لطیف شناع معرفت گو پریم ہنس کاشی گر بنارسی حقانی مطبع فیض منبع جناب منشی نولکشور صاحب واقع شہر کانپور ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء مین چھپی